Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

فون ۳۴۹

خلافت نمبر

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز منگل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۷۵ پیسے

جلد ۶۶/۳۱ | ۵ جمادی الثانی ۱۳۹۷ھ ۔ ۲۴ ہجرت ۱۳۵۶ ہش ۔ ۲۴ مئی ۱۹۷۷ء | نمبر ۱۱۴

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اللہ تعالیٰ کی طرف سے جماعتِ احمدیہ کیلئے خلافت (قدرتِ ثانیہ) کی عظیم الشان بشارت

تمہارے لئے دوسری قدرت کا دیکھنا بھی ضروری ہے کیونکہ وہ دائمی ہے اور اس کا آنا بہتر ہے

"یہ خدا تعالیٰ کی سُنّت ہے اور جب سے کہ اس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہمیشہ اِس سُنّت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے ... اور جس راستبازی کو وہ دُنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں اس کی تخم ریزی انہی کے ہاتھ سے کر دیتا ہے لیکن اس کی پوری تکمیل ان کے ہاتھ سے نہیں کرتا بلکہ ایسے وقت میں ان کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن و تشنیع کا موقع دے دیتا ہے اور جب وہ ہنسی اور ٹھٹھا کر چکتے ہیں تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں ... جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے وقت میں ہوا جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی اور بہت سے بادیہ نشین نادان مُرتد ہو گئے اور صحابہؓ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا۔

... سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سُنّت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلاوے سو اَب ممکن نہیں ہے کہ اپنی قدیم سُنّت کو ترک کر دیوے ... تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا اور وہ دوسری قدرت نہیں آ سکتی جب تک مَیں نہ جاؤں لیکن جب مَیں جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔"

(الوصیّت)

پبلشر مسعود احمد ۔ پرنٹر سید عبدالحی ۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۴ ہجرت ۱۳۵۶ ہش
۲۴ مئی ۱۹۷۷ء

نصرتِ الٰہی کا مورد بنانے والا آسمانی نظام

مامور من اللہ کے ذریعہ قائم ہونے والی جماعت اس لئے خدائی جماعت کہلاتی ہے کہ خدا تعالیٰ خود اسے اپنے دستِ قدرت سے قائم کرتا اور معرضِ وجود میں لاتا ہے اور پھر اپنی قدرتِ کاملہ کے ذریعہ ہی اس کی حفاظت فرماتا اور اسے بتدریج ترقی دے کر حق کو غلبہ اور دوام بخشتا ہے۔ اسے اللہ تعالیٰ کا خود اپنے دستِ قدرت سے قائم کرنا، اس کی حفاظت فرمانا اور اسے ترقی دینا اس امر سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ ہر لمحہ اور ہر لحظہ اسے اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہتا ہے۔ اس طرح وہ مسلسل اس امر کا ثبوت بہم پہنچا رہا ہوتا ہے کہ وہ اپنی اس جماعت کے ساتھ ہے اور وہ براہِ راست خود اس کی حفاظت میں ہے۔ اللہ تعالیٰ کی یہ تائید و نصرت اسے صرف مامور من اللہ کی زندگی میں ہی حاصل نہیں ہوتی بلکہ اس کا سلسلہ مامور من اللہ کی وفات کے بعد بھی جاری رہتا ہے اور اس کے مسلسل اجراء کی غرض سے ہی اللہ تعالیٰ اس میں خلافت کے آسمانی نظام کو قائم فرماتا ہے۔ یہ غیر معمولی تائید و نصرت اس وقت تک جماعت کے شاملِ حال رہتی ہے جب تک کہ اس کے افراد ایمان بالخلافت سے مالا مال رہتے ہوئے اس کے مطابق اعمالِ صالحہ بجا لاتے میں ہمہ وقت اور ہمہ تن کوشاں رہتے ہیں۔

جماعتِ احمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک خدائی جماعت ہے جسے اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند جلیل امام آخر الزمان سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ غلبۂ اسلام کی غرض سے خود اپنے دستِ قدرت سے قائم فرمایا ہے۔ چنانچہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال کے بعد بھی اس میں خلافت کا آسمانی نظام قائم کر کے اسے اپنی غیر معمولی تائید و نصرت سے نوازتا چلا آرہا ہے۔ اسی لئے بحمد اللہ تعالیٰ آسمانی بشارات کے بموجب خلافتِ احمدیہ کی تاریخ تائید و نصرتِ الٰہی کے مسلسل ظہور اور اس کی بدولت اقصائے عالم میں انتشارِ نور اور اس کے نتیجہ میں حاصل ہونے والے روحانی کیف و سرور کے ایمان افروز تذکرے سے بھرپور و معمور ہے۔ ہم سے پہلوں نے تائید و نصرتِ الٰہی کے اس مسلسل ظہور کو اپنی آنکھوں سے دیکھا اور وہ اللہ تعالیٰ کے حضور سجداتِ شکر بجا لائے اور ایمان و یقین میں ترقی کرتے چلے گئے۔ آج ہم علی الترتیب خلافتِ اولیٰ، خلافتِ ثانیہ اور خلافتِ ثالثہ کے مقدس و بابرکت ادوار میں اس کا بچشمِ خود مشاہدہ کرتے چلے آرہے ہیں۔ کوئی دن ایسا نہیں چڑھتا کہ جب ہم اس امر کا مشاہدہ نہ کرتے ہوں کہ خلافت کے آسمانی نظام کی برکت سے تائید و نصرتِ الٰہی ہمارے شاملِ حال ہے۔ ہر ہر قدم پر ہمارا صادق الوعد خدا خلافت کے آسمانی نظام کی برکت سے ہمیں اپنی تائید و نصرت سے نوازتا چلا آرہا ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر جماعت میں آپ کے وصال کے بعد خلافت کا آسمانی نظام قائم ہونے اور اس کے ذریعہ دنیا میں اسلام کے عملاً غالب آنے کی بشارت دیتے ہوئے فرمایا تھا:۔

"اے عزیزو! قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلاوے۔ سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے اس لئے تم میری اس بات (قربِ وفات کی خبر) سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں۔ لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی .... سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے تا بعد اس کے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے .... میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے ......

یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا۔ خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا۔ پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے۔" (الوصیۃ)

اس میں کمال وضاحت کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد جو خدا کی ایک مجسم قدرت تھے جماعت احمدیہ میں پے در پے ظاہر ہونے والے مقدس وجودوں کی شکل میں خلافت کے آسمانی نظام کے قیام کی خبر دی گئی تھی اور بتایا گیا تھا کہ وہ مقدس وجود خدا تعالیٰ کی دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے یعنی خلافت کے منصبِ جلیلہ پر فائز کئے جائیں گے اور یہ سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا کیونکہ یہ دائمی ہے۔ اور پھر ساتھ ہی یہ خبر دی گئی تھی کہ خلافت کے آسمانی نظام کی برکت سے جماعت حضور علیہ السلام کے بعد بھی اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی تائید و نصرت کا مورد بنی رہے گی اور یہ جماعت جو ابھی ایک بیج کی طرح ہے جسے خدا تعالیٰ نے خود اپنے ہاتھ سے زمین میں بویا ہے خلافت کے آسمانی نظام کی برکت سے ایک بڑے درخت کی طرح خوب پھلے پھولے گی حتیٰ کہ ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی جو پورے کرۂ ارض پر محیط ہو جائیں گی۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جماعت میں خلافت کے آسمانی نظام اور اس کی برکت سے شاملِ حال ہونے والی اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی تائید و نصرت اور اس کے نتیجہ میں ظاہر ہونے والے عالمگیر غلبۂ اسلام کی بشارت دیتے ہوئے ساتھ ہی یہ بھی فرمایا تھا کہ:۔

"وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے۔ وہ سب کچھ تمہیں دکھائے گا جس کا اس نے وعدہ فرمایا۔ اگرچہ یہ دن دنیا کے آخری دن ہیں اور بہت بلائیں ہیں جن کے نزول کا وقت ہے۔ پر ضرور ہے کہ دنیا قائم رہے۔ جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جائیں جن کی خدا نے خبر دی۔" (الوصیۃ)

اس میں کیا شک ہے کہ وہ بیج جسے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے ذریعہ جماعت احمدیہ کی شکل میں خود اپنے ہاتھ سے بویا تھا خلافت کے آسمانی نظام کی برکت سے ایک بڑا درخت بن چکا ہے اور اس کی شاخیں ہر طرف سے نکل کر مشرق و مغرب اور شمال و جنوب میں مسلسل پھیل رہی ہیں اور اب تو اس کی شاخیں ایک طرف مشرق وسطیٰ، ایران، افغانستان، پاکستان، ہندوستان، سیلون، برما، ملائشیا، سنگاپور، انڈونیشیا، جاپان اور جزائر فجی میں اور دوسری طرف ترکی، یوگوسلاویہ، البانیہ، پولینڈ، جرمنی، ڈنمارک، سویڈن، ناروے، سوئٹزرلینڈ، ہالینڈ، انگلینڈ، سپین، شمالی امریکہ اور کینیڈا تک پھیل چکی ہیں اور مختلف زمینوں کی مختلف آب و ہوا میں ان کی سرسبزی و شادابی مختلف اقوام کے سعید الفطرت انسانوں کے دل لبھا رہی ہے اور وہ ان کے ٹھنڈے اور فرحت بخش سائے میں آرام کرنے کے لئے ان کی طرف ایک خاص رغبت اور کشش محسوس کر رہے ہیں۔

خاکسار راقم الحروف کو پہلی بار ۱۹۷۵ء میں اور پھر دوسری بار ۱۹۷۶ء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے یورپ اور امریکہ کے تبلیغی سفروں میں حضور کے ہمراہ ایک ادنیٰ خادم کی حیثیت سے وہاں جانے کا شرف حاصل ہوا ہے اور اس طرح یورپ اور امریکہ کے نو ملکوں میں اللہ تعالیٰ کے ہاتھ کے لگائے ہوئے درخت کی شاخوں کو پھلتے پھولتے اور آگے ہی آگے بڑھتے ہوئے بچشمِ خود دیکھنے کا موقعہ ملا ہے اور اس طرح راقم الحروف نے ان سرزمینوں میں بھی خلافت کے آسمانی نظام کی برکتوں کو آسمان سے بارش کی طرح نازل ہوتے مشاہدہ کیا ہے اور ان برکات کی وہاں ظاہر ہونے والی پاک تاثیرات کے دل افروز روحانی حسن کا انتہائی قریب سے نظارہ کیا ہے۔ ان تازہ بتازہ اور نو بہ نو برکتوں کے نزول اور ان کی پاک تاثیرات کی جلوہ افروزی کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے روحانی کیف و سرور سے دل اس یقین سے پُر ہو گیا کہ خلافت کے آسمانی نظام کی برکت سے غلبۂ اسلام کے ضمن میں وہ تمام باتیں پوری ہوں گی جن کی خدا نے خبر دی ہے یعنی یہ تناور درخت ابھی اور بلند ہوگا اور ابھی اور پھلے پھولے اور پھیلے گا۔ یہاں تک کہ اس کا ٹھنڈا اور عافیت بخش گہرا اور گھنا سایہ کرۂ ارض کی خشکی اور تری پر محیط ہوگا اور اس شان سے محیط ہوگا کہ کرۂ ارض کا کوئی چپہ بھی اس کی فیض رسانی سے محروم نہ رہے گا۔

الغرض یہ ایک بدیہی حقیقت ہے کہ سب برکتیں خلافت کے آسمانی نظام کا نسلاً بعد نسلٍ حفاظت کرتے چلے جانے اور اس کے ساتھ دلی طور پر وابستہ رہنے میں مضمر ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہزارہا محزون و غمناک قلوب، اشک بار آنکھوں اور دردمندانہ دعاؤں کے درمیان

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا جسدِ اطہر مقبرہ بہشتی ربوہ میں سپردِ خاک کر دیا گیا

نمازِ جنازہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پڑھائی جس میں ہزارہا احباب شامل ہوئے

ربوہ ۴ر جمادی الثانی ۱۳۹۷ ہجری بروز دوشنبہ (مطابق ۲۳ ہجرت / مئی ۱۹۷۷ء) آج شام کو ساڑھے سات بجے کے قریب ملک کے طول و عرض سے تشریف لانے والے ہزارہا احبابِ جماعت نے محزون و غمناک قلوب اور اشک بار آنکھوں کے ساتھ انتہائی سوز و گداز سے معمور دعاؤں کے درمیان سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مبشر اولاد کے ایک درخشندہ گوہر یعنی حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے جسدِ اطہر کو مقبرہ بہشتی ربوہ کی اُس چار دیواری کے اندر سپردِ خاک کیا جہاں پر حضرت امّاں جان نوّر اللہ مرقدہا اور حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے مزار ہیں۔ اور اِسی طرح وہ مقدس و بابرکت وجود ہمیشہ کے لئے ہم سے رخصت ہو گیا جو عظیم خدائی نشانوں میں سے ایک خاص نشان تھا جس کے وجود باجود سے اللہ تعالیٰ کی کئی بشارات کے پورا ہونے کا ہم نے خود مشاہدہ کیا اور جو جماعتِ احمدیہ کے لئے متعدد ایسی خاص برکات کا مظہر تھا جو آپ ہی کے مبارک وجود سے مخصوص تھیں۔

تدفین سے قبل مقبرہ بہشتی کے وسیع و عریض احاطہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آپ کی نمازِ جنازہ پڑھائی جس میں ہزارہا کی تعداد میں وہ احبابِ جماعت بھی شامل ہوئے جو ربوہ کے علاوہ ملک کے مختلف اطراف و جوانب سے نمازِ جنازہ میں شامل ہونے کی سعادت حاصل کرنے کے لئے اپنے مرکز میں تشریف لائے تھے۔ اِس موقع پر احمدی خواتین بھی مختلف مقامات سے بہت بڑی تعداد میں آئی ہوئی تھیں وہ ایک خاص نظام کے ساتھ دن بھر آپ کے مبارک و مقدس چہرہ کی آخری زیارت کا شرف حاصل کرتی رہیں تاہم بہت سی خواتین دیر سے آنے کی وجہ سے زیارت سے محروم رہیں۔

جیسا کہ کل یہ اطلاع شائع ہو چکی ہے حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا لمبی بیماری کے بعد ۲۲، ۲۳ مئی کی درمیانی شب کو بارہ بج کر پانچ منٹ پر اپنے چھوٹے صاحبزادہ محترم نواب مسعود احمد خان صاحب کی کوٹھی میں جہاں آپ ۱۷ جنوری ۱۹۷۶ء سے قیام فرما تھیں رحلت فرما گئی تھیں۔ وفات کے وقت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی حرم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ (جو کہ حضرت سیدہ مرحومہ کی بڑی صاحبزادی ہیں) کے علاوہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام و خاندان حضرت نواب محمد علی خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیشتر افراد موجود تھے۔

غسل اور تجہیز و تکفین

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضور کی بیگم صاحبہ محترمہ کی عمومی ہدایات کے ماتحت صبح پونے تین بجے آپ کو غسل دیا گیا۔ غسل دینے میں حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی اور حضرت سید میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ کی دو صاحبزادیوں یعنی محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ محترم ملک عمر علی صاحب مرحوم اور محترمہ سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ محترم میجر سید سعید احمد صاحب نے حصّہ لیا۔ ان کے علاوہ بیگم صاحبہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ، عائشہ بیگم صاحبہ اہلیہ سید محمد حسین صاحب اور سعیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ سید عبدالغفور صاحب نے بھی اِس میں حصّہ لیا۔ آپؓ کی خادمات زینب، کوثر اور سلطانہ نے اِس سلسلے میں ان کی مدد کرنے کی سعادت حاصل کی۔

جنازہ اُٹھانے کا منظر

نمازِ جنازہ کے لئے چھ بجے شام کا وقت مقرر کیا گیا تھا لیکن چونکہ متعدد بیرونی مقامات سے احمدی بھائیوں اور بہنوں کی آمد کا سلسلہ برابر جاری تھا اور بعض دُور کے مقامات سے احباب کی آمد متوقع تھی اِس لئے کچھ انتظار کیا جاتا رہا۔ اِس عرصہ میں احمدی خواتین بہت بڑی تعداد میں آپ کے مبارک چہرہ کی آخری زیارت کرتی رہیں اور باہر کوٹھی کے لان میں اور بیرونی سڑکوں پر ہزارہا کی تعداد میں احباب جمع ہوتے رہے۔ بالآخر چھ بجے جب حضور ایدہ اللہ محترم نواب مسعود احمد خان صاحب کی کوٹھی پر تشریف لائے تو جنازہ اُٹھایا گیا۔ جب تابوت کوٹھی کے لان میں لایا گیا تو اُس وقت خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام و خاندان حضرت نواب محمد علی خان صاحبؓ کے افراد اسے تھامے ہوئے تھے۔ تابوت ایک چارپائی پر رکھا گیا تھا جس کے دونوں طرف لمبے بانس باندھ دیئے گئے تھے تاکہ زیادہ سے زیادہ افراد اسے کندھا دے سکیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی اسے کندھا دیا جس کے بعد احباب ہزارہا کی تعداد میں کندھا دیتے ہوئے مقبرہ بہشتی کی طرف روانہ ہوئے جبکہ وہ سب زیرِ لب دردمندانہ دعاؤں میں مصروف تھے۔

نمازِ جنازہ

ساڑھے چھ بجے تابوت مقبرہ بہشتی کے ملحقہ وسیع و عریض میدان میں پہنچا جہاں پر پہلے سے ہزارہا کی تعداد میں احباب موجود تھے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نمازِ جنازہ پڑھائی۔ نمازِ جنازہ کے وقت احباب کی لمبی لمبی اہم صفیں تھیں ان میں مقامی احباب کے علاوہ لاہور، راولپنڈی، اسلام آباد، سیالکوٹ، ملتان، ساہیوال، کیمبلپور، سرگودھا، لائلپور اور جھنگ کے علاوہ بہت سے دیگر مقامات سے تشریف لانے والے امرائے جماعت، عہدیداران اور دیگر احباب شامل تھے۔ نمازِ جنازہ کے بعد تابوت اُس چار دیواری میں لے جایا گیا جہاں پر حضرت امّاں جان نوّر اللہ مرقدہا اور حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دیگر متعدد بزرگوں کے مزار ہیں۔ آپ کا مزار حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدہ اُمِّ مظفر رضی اللہ عنہا کے مزاروں کے پہلو میں بائیں جانب بنایا گیا ہے۔ چھ بجکر ۵۵ منٹ پر تابوت لحد میں اُتارا گیا۔ لحد میں اسے اتارنے میں حضور ایدہ اللہ کی ہدایت کے مطابق افرادِ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام و خاندان حضرت نواب محمد علی خان صاحب کے علاوہ متعدد امرائے جماعت نے بھی حصّہ لیا۔ قبر تیار ہونے کے دوران وقفہ میں حضور ایدہ اللہ نے مزار حضرت امّاں جانؓ و حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ پر دعا کی جس میں چار دیواری میں موجود جملہ احباب شامل ہوئے۔

تدفین مکمل ہونے پر قریباً ساڑھے سات بجے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کرائی اور اس طرح حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا کا جسدِ اطہر سپردِ خاک کر دیا گیا۔

آخری علالت میں خدمت کرنے والے خوش قسمت وجود

حضرت سیّدہ مرحومہ رضی اللہ عنہا کی طبیعت یُوں تو عرصہ سے مختلف عوارض کی وجہ سے ناساز چلی آتی تھی لیکن ۱۹۷۵ء میں آپ کو شدید کمر درد کی تکلیف ہوگئی جس کا اثر ٹانگوں تک جاتا تھا۔ دورانِ خون میں رکاوٹ پڑ جانے کی وجہ سے آپ کو شدید اعصابی اور دماغی کمزوری محسوس ہونے لگی اس کے ساتھ ہی دیگر مختلف عوارض بھی تقاضائے عمر کے ساتھ لاحق ہوگئے۔ علاج معالجہ کے لئے محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب نے اپنے رفیقِ کار مکرم ڈاکٹر قریشی لطیف صاحب کے ہمراہ ہر ممکن کوشش کی اور لگاتار ان تھک محنت کے ساتھ جدّوجہد کرتے رہے لیکن وقتی افاقہ کے سوا کوئی فرق نہ پڑا اور عوارض بڑھتے چلے گئے حتیٰ کہ فروری ۱۹۷۶ء کے بعد آپ مستقل طور پر صاحبِ فراش ہوگئیں۔ بیماری کے لمبے عرصہ کے دوران جن خوش قسمت وجودوں کو آپ کی خدمت اور تیمارداری کی توفیق حاصل ہوئی ان میں آپ کے صاحبزادہ محترم نواب مسعود احمد خان صاحب، آپ کی بیٹیوں حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ مدظلہا حرم حضور ایدہ اللہ و محترمہ صاحبزادی محمودہ بیگم صاحبہ بیگم محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کے علاوہ حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی اور محترمہ طیّبہ بیگم صاحبہ بیگم محترم نواب مسعود احمد خان صاحب کا خاص حصّہ ہے انہوں نے رات دن حضرت سیدہ مرحومہ مغفورہ کی خدمت کرنے کی سعادت حاصل کی اللہ تعالیٰ ان سب کو بہترین جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

یہ امر بھی قابلِ ذکر ہے کہ آپ کے بڑے صاحبزادے محترم نواب محمد احمد خان صاحب لمبے عرصہ سے بیمار چلے آتے ہیں اور بہت کمزور ہوگئے ہیں حضرت سیّدہ مرحومہ رضی اللہ عنہا کو آپ کی علالتِ طبع کی وجہ سے خاص طور پر بہت فکر رہتی تھی اور آپ احبابِ جماعت کو وقتاً فوقتاً ان کی صحت کے لئے دعائیں کرنے کی تحریک فرمایا کرتی تھیں لہذا احباب کو خاص طور پر ان کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں کرنی چاہئیں۔

حضرت سیدہ مرحومہؓ کی وفات کے معاً بعد ربوہ کے خدام اور جامعہ احمدیہ کے طلباء بڑی مستعدی اور محنت کے ساتھ آپ کی وفات کی اطلاع محلہ جات میں پہنچانے اور پھر اگلے دن نمازِ جنازہ کے جملہ انتظامات میں مصروف ہوگئے اور بڑے اخلاص کے ساتھ یہ خدمت سرانجام دیتے رہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

بالآخر اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعا ہے کہ وہ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا کے حد درجہ مبارک و مقدّس وجود کی مطہّر روح پر اپنے انوار و برکات کی بے انداز بارش نازل فرمائے، آپ کو اعلیٰ علیین میں خاص مقامِ قرب عطا کرے اور آپ کے جملہ عزیزوں اور ساری جماعت کو ہی اپنے خاص فضل سے صبرِ جمیل کی توفیق بخشے اور آپ کی اُن برکات کے سلسلے کو جن سے جماعت فیضیاب ہوتی تھی آپ کی وفات کے بعد بھی جاری و ساری رکھے۔ آمین یا ربّ العٰلمین۔

کلام حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

خدایا تیرے فضلوں کو کروں یاد ٭ بشارت تُونے دی اور پھر یہ اولاد
کہا ہرگز نہیں ہوں گے یہ برباد ٭ بڑھیں گے جیسے باغوں میں ہوں شمشاد
خبر مجھ کو یہ تُونے بارہا دی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی یاد میں

بنتِ مسیحؑ۔ قوم کی ماں تھیں مبارکہ

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا کی شان میں آج سے نو برس قبل محترم شیخ روشن دین صاحب تنویرؔ مرحوم سابق ایڈیٹر الفضل کی ایک نظم الفضل میں شائع ہوئی تھی جو اس تبدیلی کے ساتھ کہ زمانۂ حال کو ماضی میں بدل دیا گیا ہے درج ذیل کی جاتی ہے:۔

بنتِ مسیح۔ قوم کی ماں تھیں مبارکہ
نازِ جہان و فخرِ زماں تھیں مبارکہ
"ناصر" کی پھوپھی اور ہیں محمودؓ کی بہن
ذُرّیتِ مسیح کی جاں تھیں مبارکہ
تھیں "امّاں جان" کی لاڈلی۔ "نواب" کی دلہن
ہر فردِ خانداں کی اماں تھیں مبارکہ
"منصورہ" خلیفۂ ثالث کی والدہ
الغرض سب کی روحِ رواں تھیں مبارکہ
یکتا تھیں علم میں تو عمل میں تھیں بے نظیر
ہمّت کی حوصلہ کی جواں تھیں مبارکہ
کیا نثر دلفریب ہے کیا نظم دلپذیر
اِک عندلیبِ زمزمہ خواں تھیں مبارکہ
اخلاقِ فاضلہ کا خزینہ تھی انکی ذات
رحمت بیان و شیریں زباں تھیں مبارکہ
تنویرؔ کو ہے سخت دعاؤں کی احتیاج
اِس بارگاہ کا زندہ نشاں تھیں مبارکہ

(الفضل ۲۵ اکتوبر ۱۹۶۸ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلیفہ خدا بناتا ہے اسی پر مجھے توکّل ہے کہ وہ میرے کمزور ہاتھوں کے ذریعہ ہی اسلام کو دنیا پر غالب کریگا انشاء اللہ

اللہ تعالیٰ قیادت کو ایک کندھے سے دوسرے کندھے کی طرف اسلئے منتقل کرتا ہے تا وہ یہ ثابت کرے کہ تمام فیوض و برکات کا منبع اسی کی ذات ہے

منصبِ خلافت پر متمکن ہونے کے بعد سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا بصیرت افروز خطاب

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال کے سانحہ عظیمہ کے بعد ۸ نومبر ۱۹۶۵ء کی شب کو اللہ تعالیٰ کے اِذن سے منصبِ خلافت پر متمکن ہوئے۔ اس سے اگلے روز ۹ نومبر ۱۹۶۵ء کو بعد نماز فجر حضور نے مسجد مبارک ربوہ میں جو بصیرت افروز تقریر فرمائی اس کا ایک حصّہ افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے حضور نے فرمایا:-

"خدا تعالیٰ قیادت کا انتقال ایک کندھے سے دوسرے کندھے کی طرف اِس لئے نہیں کرتا کہ اس کا ایک بندہ بوڑھا اور کمزور ہو گیا اور وہ اس کو طاقتور اور جوان رکھنے پر قادر نہیں۔ کیونکہ ہمارا پیارا مولیٰ ہر شَے پر قادر ہے بلکہ وہ اِس لئے ایسا کرتا ہے کہ وہ دُنیا پر ثابت کرنا چاہتا ہے کہ ہر نگاہ میری طرف ہی اُٹھنی چاہیئے بندہ بڑا ہو یا چھوٹا آخر بندہ ہی ہے تمام فیوض کا منبع اور تمام برکات کا حقیقی سرچشمہ میری ہی ذات ہے۔ توحید کا یہ سبق دلوں میں بٹھانے کے لئے وہ اپنے ایک بندہ کو اپنے پاس بُلا لیتا ہے اور ایک دوسرے بندہ کو جو دُنیا کی نگاہوں میں انتہائی طور پر کمزور اور ذلیل اور نااہل ہوتا ہے کہتا ہے کہ اُٹھ اور میرا کام سنبھال۔ اپنی کمزوریوں کی طرف نہ دیکھ اپنی کم علمی اور جہالت کو نظر انداز کر دے ہاں میری طرف دیکھ کہ مَیں تمام طاقتوں کا مالک ہوں میرے سے ہی امّید رکھ اور مجھ پر ہی توکّل کر کہ تمام علوم کے سوتے مجھ سے ہی پھوٹتے ہیں مَیں وہ ہوں جس نے تیرے آقا کو ایک ہی رات میں چالیس ہزار کے قریب عربی مصادر سکھا دئے تھے اور میری طاقتوں میں کوئی کمی نہ آئی تھی۔ مَیں وہ ہوں جس نے نہایت نازک حالت میں سے اسلام کو اُٹھایا تھا اور جب انسان نے اپنی تلوار سے اسے مٹانا چاہا تو مَیں اس تلوار اور اسلام کے درمیان حائل ہو گیا اس وقت دُنیا کی بڑی بڑی طاقتیں موجود تھیں لیکن دُنیا کی کوئی طاقت خواہ کتنی ہی بڑی تھی اسلام کو نہ مٹا سکی۔

ہمارا ربّ کہتا ہے کہ آج پھر مَیں نے فیصلہ کیا ہے کہ مَیں دُنیا میں اسلام کو غالب کروں گا اور اسلام دُنیا پر غالب ہو کر رہے گا اور ان کمزور ہاتھوں کے ذریعہ سے غالب ہو کر رہے گا۔ ہم اپنی کمزوریوں کو کیا دیکھیں ہماری نظر تو اس ہاتھ پر ہے جو ہمیں اپنے کمزور ہاتھوں کے نیچے جُنبش کرتا ہوا نظر آتا ہے۔ ہم اپنی کم طاقتی کا خیال کیوں کریں جبکہ ہمارا توکّل تو اُس طاقت پر ہے جس نے دُنیا کی ہر چیز کو اپنے اندر سمیٹا ہوا ہے اور اس کا احاطہ کیا ہوا ہے۔

...جس کو خدا تعالیٰ نے ہمارے لئے ڈھال بنایا تھا اس ڈھال کو اس نے ہم سے لے لیا اور اُس نے مجھے آگے کر دیا۔ مَیں بہت ہی کمزور ہوں بلکہ کچھ بھی نہیں شاید مٹی کے ایک ڈھیلے میں مدافعت کی قوّت مجھ سے زیادہ ہو مجھ میں تو وہ بھی نہیں لیکن جب سے ہمیں ہوش آئی ہے ہم یہی سُنتے آئے ہیں کہ خلیفہ خدا بناتا ہے۔ اگر یہ سچ ہے اور یقیناً سچ ہے تو پھر نہ مجھے گھبرانے کی ضرورت ہے اور نہ آپ کسی کو گھبرانے کی ضرورت ہے جس نے یہ کام کرنا ہے وہ یہ کام ضرور کرے گا اور یہ کام ہو کر رہے گا لیکن کچھ ذمّہ داریاں مجھ پر عائد ہوتی ہیں اور کچھ آپ پر۔ مَیں اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر آپ لوگوں کو گواہ ٹھہراتا ہوں اِس بات پر کہ جہاں تک اللہ تعالیٰ نے مجھے سمجھ دی ہے جہاں تک اس نے مجھے توفیق دی ہے جہاں تک اس نے مجھے طاقت دی ہے آپ مجھے اپنا ہمدرد پائیں گے مَیں ہر لمحہ اور ہر لحظہ دعاؤں کے ساتھ اور اگر کوئی اور وسیلہ بھی مجھے حاصل ہو تو اس وسیلہ کے ساتھ آپ کا مددگار رہوں گا اور مَیں اپنے ربّ سے یہ امّید رکھتا ہوں کہ وہ آپ کو بھی یہ توفیق دے گا کہ آپ صبح و شام اور رات اور دن اپنی دُعاؤں سے اپنے اچھے مشوروں سے اپنی ہمدردیوں سے اور اپنی کوششوں سے میری اِس کام میں مدد کریں گے کہ خدا تعالیٰ کی توحید دُنیا میں قائم ہو اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا تمام دُنیا میں لہرانے لگے ... دُنیا انشاء اللہ یہ نظارے دیکھے گی مگر ہم میں سے ہر شخص کو چاہیئے کہ وہ اپنی بساط کے مطابق اپنی ذمّہ داریوں کو ادا کرتا رہے۔"

(الفضل ۳ر دسمبر ۱۹۶۵ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ساری اُمّت کی نگہبان خلافت دیکھی

حضرتِ ناصرِ ملّت کی جو صُورت دیکھی
بخدا نُورِ خُداوند کی مُورت دیکھی

رُوئے پُر نُور پہ اَنوار چمکتے دیکھے
جلوہ گر چار سُو اِک برقِ قیامت دیکھی

کِس قدر پیار سے کرتے ہیں خُدا کی باتیں
اُن کی صُحبت میں تو دُنیا میں ہی جنّت دیکھی

دینِ اِسلام ہی ہے اوّل و آخر مذہب
احمدیت میں صداقت ہی صداقت دیکھی

کیا کہوں کیا نہ دیا حُسنِ عقیدت نے مجھے
اُن کی دہلیز پہ دیدار کی دولت دیکھی

تھا گنہگار بڑا سخت، مگر بخش دیا
میری سرکار نے میری جو طبیعت دیکھی

زندگی بخش ہے پیغامِ مسیحِ دَوراں
ہم نے اِس دَورِ حوادث میں بھی لذّت دیکھی

رات دن وقف ہیں وہ مِلّتِ بیضا کے لئے
ساری اُمّت کی نگہبان خلافت دیکھی

ان کے ہر لفظ پہ شکرؔ کا گماں ہوتا تھا
ان کی ہر بات میں اِک زندہ کرامت دیکھی

جِس پہ ہے عرشِ معلّٰی کا خُدا بھی نازاں
ہم نے وہ شوقؔ محمدؐ کی نبوّت دیکھی

(عبد الحمید خان شوقؔ۔ لاہور)

خلیفہ خُدا بناتا ہے

(مکرّم عبد السّلام صاحب اخترؔ مرحوم)

وہی جو خاک کے سینے سے پھُول اُگاتا ہے
جو پتھروں سے بھی چشمے بہا کے لاتا ہے

نہاں جو رکھتا ہے موتی صدف کے سینے میں
جو بحر و بر سے گھٹائیں نئی اُٹھاتا ہے

جو کوہ و وادی و صحرا کے ذرّے ذرّے میں
سحر کی پہلی کرن بن کے جگمگاتا ہے

وہ خود ہے محورِ عالم اور ایک عالم کو
وہ ایک مرکز و محور پہ لے کے آتا ہے

جلا کے وحدتِ روحانیت کا ایک چراغ
وہ اس چراغ کی لَو اور بھی بڑھاتا ہے

نثار ہونے کو آتے ہیں اس پہ پروانے
وہ جب دلوں پہ وفا کے دیئے جلاتا ہے

ہزار بھڑکے جہاں میں شرارِ بُولہبی
چراغِ مصطفویؐ ـــــ اَور جگمگاتا ہے

یہی خُدا کی مشیّت کا ہے عمل اے دوست
یہ اِس لئے کہ خلیفہ ـــــ خدا بناتا ہے

شمعِ خلافت کی برکت

سیکھنا ہے گر درسِ وفا ٭ ناصِر ایدہ اللہ کے دربار میں چل
شمعِ خلافت پر آ کر ٭ پروانے کی صُورت جل
جیتا کون ہے سدا یہاں ٭ جانا ہی ہے آج یا کل
کاش رہے اِنسان کو یاد ٭ اپنی عُقبٰی اور اجل
موت بشر پر آنا ہے ٭ قُدرت کا قانون اٹل
راہ کٹھن ہے منزل دُور ٭ ٹھہر کہیں مت، چلتا چل
وہ بھی زمانہ یاد ہے جب ٭ ربوہ تھا بے آدم و جل
برکت سے محمودؓ کی دیکھ ٭ ہے اَب جنگل میں منگل
چھٹتی جاتی ہے ظلمت
نُور کی روشن ہے مشعل[1]

[1] اسلامی خلافت ٭

(محمد صدّیق امرتسری ایم۔ اے)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام میں خلافت کی اہمیت

بزرگانِ سلف کی نظر میں مقامِ خلافت

محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل

ابتدائے آفرینش میں ذکرِ خلافت:

تخلیقِ بشر کے وقت اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو اطلاع دی۔ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً کہ میں زمین میں نظامِ خلافت کو قائم کرنے والا ہوں۔ یہ اطلاع فرشتوں کو اس غرض سے دی گئی تھی تا وہ ان مقاصدِ عالیہ کی تکمیل کے لئے کمربستہ ہو جائیں جن کے لئے نظامِ خلافت کو قائم کیا جا رہا ہے۔

فرشتوں نے محسوس کیا کہ اس نظام کی تب ہی ضرورت ہے جبکہ زمین میں ایسے وجود پیدا ہوں جو فساد برپا کرنے والے اور خون ریزی کرنے والے ہوں۔ اس لئے فرشتوں نے یہ سوال کیا کہ اے خدا۔ کیا تو زمین میں فساد اور خونریزی کرنے والی مخلوق پیدا کرے گا۔ جن پر قابو رکھنے کے لئے نظامِ خلافت کی ضرورت ہوگی۔

قرآنِ مجید سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کے بیان کی تردید نہیں فرمائی بلکہ انہیں اہم بنیادی مقصد کی طرف متوجہ فرمایا۔ ارشادِ باری ہے:۔

اِنِّیْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ○

کہ میں آدم کی پیدائش اور نظامِ خلافت کے قیام میں جو خوبیاں اور کمالات دیکھتا ہوں وہ تمہاری نظروں سے اوجھل ہیں۔ آدم اور اس کی ذریت میری صفات کی مظہر ہوگی اور ان کے ذریعہ سے میری صفات کا کامل ظہور ہوگا اور یہ بات اور کسی مخلوق کے ذریعے سے پوری نہیں ہو سکتی۔ اس لئے آدم کا پیدا کیا جانا ضروری ہے۔ اور نظامِ خلافت کا قیام لازمی ہے۔

خلافت کا بلند مقام

قرآن مجید کی ان آیات میں درحقیقت خلافت کی اہمیت کو بیان کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ انسانیت کا طغرائے امتیاز یہی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی صفات کا وارث بنے اور اس کے رنگ میں رنگین ہو۔ انسان جتنا جتنا اس رنگ کو اختیار کرتا جاتا ہے وہ اسی قدر اللہ تعالیٰ کے حضور مقامِ خلافت پانے والا قرار پاتا ہے۔ انسانوں میں سب سے زیادہ مقربانِ بارگاہِ الٰہی انبیاء علیہم السلام ہوتے ہیں وہ خلافت کے اعلیٰ مقام پر ہوتے ہیں۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے بعض انبیاء کو خلیفہ کے لفظ سے یاد بھی فرمایا ہے چنانچہ حضرت داؤد علیہ السلام سے فرمایا:۔

یٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰکَ خَلِیْفَۃً فِی الْاَرْضِ

اے داؤد! ہم نے تجھ کو زمین میں اپنا خلیفہ مقرر کیا ہے۔ تاکہ تو لوگوں کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کرے۔

انبیاءؑ کو اللہ تعالیٰ نے اپنا خاص خلیفہ قرار دیا ہے۔ انبیاءؑ کی وفات کے بعد اسی خلافتِ ربانیہ کو جاری رکھنے کے لئے ایک اور قسم کا نظامِ خلافت جاری کیا جاتا ہے۔ ان خلفاء کا مقصد بھی وہی ہوتا ہے جو انبیاء علیہم السلام کا ہوتا ہے کیونکہ وہ اسی کام کی تکمیل کے لئے کھڑے کئے جاتے ہیں جس کی بنیادیں انبیاء علیہم السلام کے ہاتھوں استوار کی جاتی ہیں۔

انبیاءؑ کا تقرر براہِ راست ہوتا ہے

ذرا وضاحت کے لئے یہ عرض کرنا ضروری ہے کہ نبی کا تقرر خاص اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہوتا ہے۔ نبی کی بعثت کے وقت لوگوں میں ایسے انسان موجود نہیں ہوتے جو مصلح کا انتخاب کر سکیں بلکہ ابتداء سے آج تک یہی تجربہ ہوا ہے کہ جب کسی انسان کو اللہ تعالیٰ نے نبی اور رسول کے طور پر کھڑا کیا تو عام لوگوں نے بھی اسے ٹھٹھے اور استہزاء میں اڑایا اور اس وقت کے علماء نے بھی اس کی تحقیر کی اور متکبرانہ انداز میں اسے جھٹلایا۔ اللہ تعالیٰ علماء کے بارے میں فرماتا ہے:۔

فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَرِحُوْا بِمَا عِنْدَهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ

(المومن ع ۹)

کہ جب بھی ان کے پاس ہمارے رسول آئے تو وہ اپنے ظاہری علم پر مغرور ہو گئے اور رسولوں کو جھٹلانے لگے۔

خلفاء کا انتخاب بذریعہ جماعتِ مومنین ہوتا ہے:

اس سے ظاہر ہے کہ نبی کا تقرر اللہ تعالیٰ براہِ راست کرتا ہے۔ وہ براہِ راست خلیفۃ اللہ ہوتا ہے۔ نبی کی زندگی میں مومنوں کی ایک ایسی روحانی جماعت تیار ہو جاتی ہے جو اپنی خواہشات کو اللہ تعالیٰ کے حکم کے ماتحت قربان کر دیتی ہے اور منشائے الٰہی کو سمجھنے والی بن جاتی ہے۔ اس لئے جب نبی کا وصال ہو جاتا ہے تو اس جماعت کی مزید روحانی تربیت اور نبی کی بعثت کے مقاصد کی تکمیل کے لئے ان میں سے ان مومنوں کے ذریعہ سے ایک شخص کو منتخب کیا جاتا ہے۔ یہ وجود نبی کے کام کی تکمیل کا ذمہ دار ہو جاتا ہے اور سب افراد جماعت کا فرض ہوتا ہے کہ اس کی پوری اطاعت کریں کیونکہ وہ نبی کا خلیفہ اور بالواسطہ اللہ تعالیٰ کا خلیفہ ہوتا ہے۔

خلافت کے فرائض و مقاصد:

قرآن مجید اور احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر نبی کی وفات کے بعد اس کی جماعت کو سنبھالنے کے لئے اور دشمنوں کے حملوں کا جواب دینے کے لئے خلفاء قائم ہوتے رہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مومنوں کو یہ بشارت دی ہے کہ:۔

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْـًٔا وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ○

(سورۃ النور ع ۷)

یعنی میرا تم سے یہ وعدہ ہے کہ تم میں سے ایماندار اور اعمالِ صالحہ بجا لانے والے لوگوں میں خلفاء کے سلسلے کو قائم کروں گا اور یہ اسی طرح ہوگا جس طرح پہلے لوگوں میں ہوتا رہا ہے۔ اور ان کے دین کو جسے میں نے ان کے لئے پسند کیا ہے پوری طاقت بخشوں گا ان کے خوف کو امن سے بدل دوں گا۔ وہ میری عبادت کریں گے اور کسی کو میرے ساتھ شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔ اس کے باوجود جو لوگ کفر اختیار کر لیں گے وہ فاسق قرار پائیں گے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے نظامِ خلافت کو امتِ مسلمہ کے لئے ایک عظیم نعمت قرار دیا ہے اور عملِ صالح کرنے والے ایمانداروں کو بشارت دی ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں نعمتِ خلافت عطا فرمائے گا۔ جو اغراض و مقاصد مندرجہ بالا آیت استخلاف میں ذکر ہوئے ہیں وہ اس کے ذریعہ پورے ہوں گے۔

آیتِ کریمہ میں خلافتِ اسلامی کے چار اہم اور بنیادی مقاصد بیان کئے گئے ہیں:۔

اوّل: جماعتی تنظیم کا قیام اور عدل و انصاف کا اجراء

دوم: دینِ برحق کی اشاعت اور اس کی تمکنت کی صورت پیدا کرنا۔

سوم: مخالفین کی یورشوں کا مقابلہ اور مومنوں کے خوف کو امن سے بدلنا۔

چہارم: اللہ تعالیٰ کی عبادت کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صحیح معنوں میں قائم کرنا۔

ان چار مقاصد کی اگر تفسیر بیان کی جائے تو بہت طویل ہے۔ درحقیقت یہی چار مقصد ہیں جو انبیاء کی بعثت کے قرار پاتے ہیں اور خلافت چونکہ نبوت کے لئے بطور تتمہ ہوتی ہے اور خلیفہ نبی کے مقاصد کو پورا کرنے والا ہوتا ہے اس لئے ایسا ہونا لازمی ہوتا ہے۔ ان مقاصد پر نظر کرنے سے خلافت کی اہمیت اور خلیفۂ وقت کا منصب اور مقام بالکل واضح ہو جاتا ہے اسی لئے ضروری قرار دیا گیا ہے کہ مومن خلیفۂ وقت کی اسی طرح اطاعت کریں جس طرح نبی کے احکام کی اطاعت کرتے ہیں۔

حضرت مولانا اسمٰعیل شہید کا بیان

اس سلسلہ میں حضرت مولانا سید اسمٰعیل صاحب شہید کی کتاب منصب امامت کا یہ اقتباس بہت واضح ہے تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

"خلیفہ راشد سایۂ رب العالمین ست و ہمسایۂ انبیاء و مرسلین که سرمایۂ ترقی دین ست و ہمسایۂ ملائکہ مقربین۔ مرکز دائرۂ امکان، مفخر جمیع اکوان، اکسیر ارباب عرفان ست، سر دفتر افراد انسان، دل او عرش تجلی رحمان ست و سینۂ او دریائے رحمت بے کران، اقبال او پرتو جلال یزدانی ست و مقبولیت او عکس جمال ربانی، قہر او تیغ قضا ست و مہر او مبلغ عطا، و معارضۂ او معارضۂ تقدیر ست، و مخالفت او مخالفت رب قدیر، ہر کمالے که در خدمت گذاری او مصروف نگردید خیالے ست پر اختلال و ہر علمے که در بیان اعظام و اکرام او بکار نیامد ہیچ ست سراسر باطل و محال۔ ہر صاحب کمالے که موازنت خود با او می جوید راه مشارکت حق می پوید، علامت اہل کمال ہمیں ست که در خدمت او مشغول باشند و در اطاعت او مبذول، از ادعائے مساوات او دست بردارند، او را بجائے رسول بشمارند، خلیفہ راشد نبی حکمی ست، ہرچند فی الحقیقت بپایۂ رسالت نرسیده، اما منصب خلافت چندے از احکام انبیاء اللہ او بر و جاری گردید۔ ہرچند احکام مسطوره در ابواب آئنده ان شاء اللہ تعالیٰ بالاستیعاب مذکور خواہد گردید، اما دو سه احکام در مقام بطریق نمونه ذکر کرده می شود از آنجمله توقف نجات اخروی ست بر اطاعت او یعنی چنانکه اگر کسے ہزار وجه در معرفت الٰہیه و تہذیب نفس جد و جہد تمام و سعی مالا کلام بجا آورد اما وقتیکه ایمان بالرسل ندارد ہرگز نجات اخروی بدست نخواہد آورد و خلاص از غضب جبار و درکات نار نخواہد یافت، ہمچنیں ہرچند عبادات شرعیه و طاعات دینیه بجا آورد و جد و جہد تمام در امتثال احکام اسلام بروئے کار آرد اما تا وقتیکه در اطاعت امام وقت گردن ننهد و اقرار بامامت او نکند ہرگز عبادات مذکوره در آخرت کار آمدنی نیست و از وار و گیر رب قدیر خلاصی یافتنی نه، من لم یعرف امام زمانه فقد مات میتة جاهلیة و قال النبی صلعم صلّوا خمسکم و صوموا شهرکم و ادّوا زکوٰة اموالکم و اطیعوا ذا امرکم تدخلوا جنّة ربّکم۔ و قال النبی صلعم من مات ولیس فی عنقه بیعة مات میتة جاهلیة و از آنجمله توقف عبادات شرعیه بر موافقت امراو، یعنی چنانکه عبادات دینیه و طاعات شرعیه اگر مطابق سنت نبویه باشد مقبول ست والا مردود۔ چنانکه صحت جمعه و اعیاد و جہاد و حدود و تعزیرات ہمه متوقف ست بر امر امام قال النبی صلعم انما الامام جنّة یقاتل من ورائه و یتقی به"

(منصب خلافت صفحہ ۷۹، ۸۰ مصنفہ حضرت مولانا شاہ محمد اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ)

فارسی عبارت کا خلاصہ

اس عبارت کا خلاصہ یہ ہے کہ خلیفہ راشد نبی کا قائمقام ہے۔ اس کی اطاعت اسی طرح واجب ہے جس طرح نبی کی اطاعت واجب ہے وہ رب العالمین کا سایہ ہوتا ہے اور انبیاء و مرسلین کے رنگ میں رنگین ہوتا ہے اس کی اطاعت انسانوں کے لئے باعث فخر ہے۔ جملہ عبادات کی مقبولیت کے لئے نبی کی اطاعت کی شرط کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ امام زمانہ کی بھی اطاعت کی جائے جس شخص نے امام وقت کو نہ پہچانا اور مر گیا۔ اس کی موت جاہلیت والی موت ہے۔ تمام احکام شرعیہ کا نفاذ امام اور خلیفہ راشد کے ارشاد پر موقوف ہوتا ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ امام ڈھال ہے اس کی حفاظت میں اسلامی جہاد ہو سکتا ہے۔

یہ مندرجہ بالا فارسی عبارت کا مختصر خلاصہ ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اسلام میں خلافت کو بہت اہمیت حاصل ہے اور دین و دنیا کی ترقی اور عظمت کا دارومدار نظامِ خلافت سے وابستہ ہے اس لئے ضروری ہے کہ مسلمان خلافت کی اہمیت کو پہچانیں اور ہر طرح سے خلیفۂ راشد کی اطاعت و فرمانبرداری کریں۔ یہی وہ عملی راہ ہے جس پر چلنے کی اسلام نے ہمیشہ تلقین فرمائی ہے اور جس پر سلف صالحین گامزن رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام امتِ مسلمہ کو توفیق بخشے کہ وہ قرآنِ مجید اور بزرگانِ سلف کی ہدایت کی تعمیل کرے اور خلافتِ راشدہ سے پوری طرح وابستہ ہو جائے۔

مولانا ابوالکلام آزاد کا نظریۂ خلافت

آخر پر ہم ہندوستان کے بڑے عالم مولانا ابو الکلام آزاد کا ایک بیان درج کرتے ہیں وہ اپنے رسالہ مسئلہ خلافت میں تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

"ایک دوسری حدیث میں بالترتیب تین دور بتلائے گئے ہیں۔ نبوة و رحمة ثم خلافة و رحمة و ہی لفظ خلافة علی منہاج النبوة، ثم یکون ملکا عضوضا۔ امیر معاویہ نے اس کی نسبت کہا تھا ہم نے عہد ملوکی پر قناعت کرلی۔ آخری حدیث کے مطابق تین دور ہوئے عہد نبوت و رحمت، خلافت و رحمت، بادشاہی و فرمانروائی پہلا دور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات پر ختم ہو گیا۔ دوسرا دور فی الحقیقت عہد نبوت کا ایک تتمہ اور لازمی جزو تھا (جیسا کہ سلسلہ دعوت اور تکمیل کار دعوت شرائع میں ہمیشہ سنت اللہ رہی ہے) جو حضرت امیر علیہ السلام پر ختم ہو گیا۔ اس کے بعد سے مجرد عہد پادشاہی و استبدادی شروع ہوا جو آج تک جاری ہے۔ اس دور کی بہت سی مختلف شاخیں علیحدہ علیحدہ احادیث میں بتلائی گئی تھیں اور وہ سب ٹھیک ظہور میں آئیں۔ نبوت و رحمت کی برکات کی محرومی و فقدان کا ایک تدریجی تنزل تھا اور بدعات و فتن کے ظہور و احاطہ کی ایک تدریجی ترقی تھی۔ کالحصیر عودا عودا" جو حضرت عثمان کی شہادت سے شروع ہوئی اور جس قدر عہد نبوت سے دوری بڑھتی گئی اتنی ہی عہد نبوت اور خلافت رحمت کی سعادتوں سے امت محروم ہوتی گئی۔ یہ محرومی صرف امامت و خلافت کبریٰ کے معاملہ ہی میں نہیں ہوئی بلکہ قوام و نظام امت کے مبادیات و اساسات سے لے کر حیات شخصی و انفرادی کی اعتقادی و عملی جزئیات تک ساری باتوں کا یہی حال ہوا۔ فتنہ و فساد کے اس سیلاب کو صرف ایک دیوار روکے ہوئے تھی جو بقول حضرت حذیفہ۔ اعلم الصحابة بالفتن۔ حضرت عمر کا وجود تھا۔ جوں ہی یہ بنیاد متزلزل ہوئی وہ سیلابِ عظیم امنڈ آیا اور پھر کوئی سد و بند اس کی راہ نہ روک سکا۔ اسی سیلاب کو حضرت حذیفہ کی روایت میں التی تموج کموج البحر (رواہ البخاری) سے تعبیر کیا گیا تھا یعنی سمندر کی موجوں کی طرح اس کی موجیں اٹھیں گی سو واقعی اٹھیں اور دور خلافت و رحمت اور

(باقی صفحہ [illegible] پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلافتِ ثالثہ میں اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے نشانات

کوئی مذہب نہیں ایسا کہ نشاں دکھلاوے ✤ یہ ثمر باغِ محمدؐ سے ہی کھایا ہم نے

(محترم مولوی دوست محمد صاحب شاہد)

"میں سچ سچ کہتا ہوں کہ زمین پر وہ ایک ہی انسان کامل گذرا ہے جس کی پیشگوئیاں اور دعائیں قبول ہونا اور دوسرے خوارق ظہور میں آنا ایک ایسا امر ہے جو اب تک اُمّت کے سچے پیرووں کے ذریعہ دریا کی طرح موج مار رہا ہے بجز اسلام وہ مذہب کہاں اور کدھر ہے جو یہ خصلت اور طاقت اپنے اندر رکھتا ہے اور وہ لوگ کہاں اور کس ملک میں رہتے ہیں جو اسلامی برکات اور نشانوں کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔" (اربعین نمبر ا صـ۳ ۔ حضرت مہدی موعودؑ)

حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بار بار اعلان فرمایا کہ

"خدا کے نشانوں کی اِس جگہ بارش ہو رہی ہے اور وہ خدا جس کو لوگوں نے بھلا دیا اور اس کی جگہ مخلوق کو دی وہ اس وقت اس عاجز کے دل پر تجلّی کر رہا ہے۔"

(کتاب البریہ صـ۱۰۸)

نیز حلفیہ بیان دیا کہ

"وہ نشان جو میرے لئے ظاہر کئے گئے اور میری تائید میں ظہور میں آئے اگر اُن کے گواہ ایک جگہ کھڑے کئے جائیں تو دنیا میں کوئی بادشاہ ایسا نہ ہوگا جو اس کی فوج ان گواہوں سے زیادہ ہو۔"

(اعجازِ احمدی صـ۲)

اس کے ساتھ ہی حضورؑ نے یہ بھی پیشگوئی فرمائی کہ نشانات کا یہ سلسلہ آپ کے بعد آپ کے خلفاء کے وجود مبارک سے پوری قوت و شوکت کے ساتھ قیامت تک جاری رہے گا چنانچہ فرمایا:-

"میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسّم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اَور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔"

(الوصیت صـ۷)

۱۹۰۵ء کی مندرجہ بالا بشارت جس طرح حضرت مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح الاوّل اور خلیفہ ثانی حضرت سیدنا المصلح الموعود رضی اللہ عنہما کے بابرکت عہدِ خلافت میں پوری ہوئی اسی طرح خلافتِ ثالثہ میں بھی پوری ہو رہی ہے جس پر ایک عالَم انگشت بدنداں ہے اور بصیرت سے لبریز اور فراست سے معمور ہر پاک دل اللہ تعالیٰ کی غیر معمولی تائیدات اور خارق عادت نصرتوں کے نشانوں کو دیکھ کر بزبانِ حال کہہ رہا ہے

یہ فتوحات نمایاں یہ تواتر سے نشاں
کیا یہ ممکن ہے بشر سے کیا یہ مکاروں کا کار
اِن نشانوں کو ذرہ سوچو کہ کس کے کام ہیں
کیا ضرورت ہے کہ دکھلاؤ غضب دیوانہ وار

ہمارے امام سیدنا حضرت حافظ مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۸؍۹ نومبر ۱۹۶۵ء کی درمیانی شب کو مسندِ خلافت پر متمکن ہوئے اور آپ کے خدا نما زمانۂ خلافت کا بارہواں سال شروع ہے۔ اِس مختصر عرصہ میں (جو مادّی قوموں اور ملکوں کی اجتماعی زندگی میں بظاہر کوئی زیادہ اہمیّت نہیں رکھتے) احمدیت کا قافلہ غلبۂ اسلام کی شاہراہ پر پوری برق رفتاری سے گامزن ہو چکا ہے اور اپنی عالمگیر منزلِ مقصود کے قریب تر ہو رہا ہے۔ خلافتِ ثالثہ کے یہ بابرکت برس خدا کے فضلوں اور رحمتوں کے نشانوں سے ایسے ہی پُر ہیں جیسے سمندر پانی کے قطرات سے پُر ہوتے ہیں۔ کوئی ساعت [illegible] خدا [illegible] سے خالی نہیں رہی۔ ہر ایک نعمت سے خلافتِ ثالثہ کا [illegible] بھرا ہوا ہے، اور خدا کے انعامات کی اِس درجہ بارش ہوئی ہے کہ اُن کا شمار نہیں کیا جا سکتا۔

بیاں اس کا کروں طاقت کہاں ہے
محبت کا تو اِک دریا رواں ہے
یہ کیا احساں ترے ہیں میرے ہادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

ذیل میں بطور نمونہ صرف سات نشانات کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔

صاف دل کو کثرتِ اعجاز کی حاجت نہیں
اِک نشاں کافی ہے گر دل میں ہو خوفِ کردگار

(۱) پہلا نشان۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں "خدا کے بندوں کی مقبولیت پہچاننے کے لئے دعا کا قبول ہونا بھی ایک بڑا نشان ہوتا ہے بلکہ استجابتِ دعا کی مانند اَور کوئی بھی نشان نہیں۔" (حقیقۃ الوحی صـ۳۳۸)۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کو جنابِ الٰہی کی طرف سے اوائلِ خلافت ہی میں استجابتِ دعا کا نشان عطا ہوا جس کے ثبوت میں بے شمار واقعات بیان کئے جا سکتے ہیں۔ حضور کی دعاؤں کی برکت سے [illegible] نے مختلف ممالک میں کثیر التعداد لوگ ترقی کے انتہائی بلند مناصب و مراتب تک پہنچے، کئی لوگوں نے مقدمات اور دیگر مختلف مصائب و تکالیف سے نجات [illegible] کو خدا کے فضل اور خلیفہ [illegible] کی دعاؤں کے طفیل [illegible] اولاد کی نعمت نصیب ہوئی [illegible] ایسے ایسے لاعلاج مریض شفایاب ہوئے کہ جن کا بچ جانا معجزہ سے کم نہیں تھا اور راقم الحروف اپنے ذاتی تجربہ و مشاہدہ کی بناء پر اِس کی متعدد مثالیں پیش کر سکتا ہے مگر صفحات کی تنگ دامانی تفصیل میں جانے کی اجازت نہیں دیتی۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کو قبولیتِ دعا کا نشان بھی بخشا گیا ہے اور دعاؤں کے غیر معمولی مجاہدات کی آسمانی قوتوں سے بھی نوازا گیا ہے جو حضور کے "بسطۃ فی العلم والجسم" ہونے پر زندہ بُرہان ہے۔ حضور نے ۲۶؍دسمبر ۱۹۷۶ء کے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر جو بصیرت افروز خطاب فرمایا اس میں اپنی علالت کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا:-

"دنیوی لحاظ سے وہ تلخیاں جو دوستوں نے انفرادی طور پر محسوس کیں وہ ساری تلخیاں میرے سینے میں جمع ہوتی تھیں اُن دنوں مجھ پر ایسی راتیں بھی آئیں کہ مَیں خدا کے فضل اور رحم سے ساری ساری رات ایک منٹ سوئے بغیر دوستوں کے لئے دعا کرتا رہا ہوں۔"

("جلسہ سالانہ کی دعائیں" صـ۹۷ ناشر نظارت اشاعت لٹریچر و تصنیف ربوہ مطبوعہ ۱۹۷۶ء)

(۲) دوسرا نشان۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ۱۸۶۸ء میں بشارت دی گئی کہ:-

"مَیں تجھے برکت پر برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔"

(برکات الدعا صـ۳۱)

اِس آسمانی خوشخبری کا پہلا شاندار ظہور خلافتِ ثالثہ میں ہوا جبکہ ایک نہایت مخلص احمدی مسٹر سنگھاٹے گیمبیا میں گورنر جنرل کے عہدہ پر فائز ہوئے اور انہوں نے حضور کی خدمتِ اقدس میں درخواست کی کہ انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبارک کپڑے کا تبرّک عطا کیا جائے تا وہ اس سے برکت پاویں چنانچہ حضرت امام ہمام نے ان کی درخواست کو شرفِ قبول بخشا اور خدا کی بات کمال صفائی سے پوری ہوئی۔

(۳) تیسرا نشان۔ سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے یکم مارچ [illegible] کو آیت استخلاف کی نہایت عارفانہ تفسیر کی اور فرمایا

"حال ہی میں ایک صاحب کا خط آیا ہے وہ لکھتے ہیں مَیں نے ایک شخص کو تبلیغ کی وہ کہتا ہے کہ اگر تمہارے موجودہ خلیفہ کے بعد بھی سلسلہ قائم رہا تو مَیں بیعت کر لوں گا۔" (درس القرآن صـ۷۲ مطبوعہ ۱۷؍نومبر ۱۹۲۱ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس کے بعد بتایا کہ

"میں تو مر جاؤں گا لیکن میرے بعد جو حضرت مسیح موعودؑ کے قائم مقام ہوں گے ان کے متعلق اسی طرح کہا جائے گا کیونکہ جب تک خلافت رہے گی یہ سلسلہ بھی قائم رہے گا اور یاد رکھو کہ اگر یہ جڑ رہی تو سب رہے گا اور ہماری جماعت دن بدن ترقی ہی کرتی رہے گی۔" (ص۲۷)

چنانچہ خدا تعالیٰ کی قدرتوں اور نصرتوں کا کیسا زبردست نشان ہے کہ مخالفین احمدیت کے علی الرغم حضرت مصلح موعود کے وصالِ مبارک کے بعد نہ صرف یہ کہ سلسلہ احمدیہ اور بھی مضبوط مستحکم بنیادوں پر قائم ہو گیا ہے بلکہ روز بروز ترقیات کے مدارج طے کر رہا ہے جس کا ایک مختصر سا پیمانہ وہ مالی فتوحات و برکات بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود اور حضرت مصلح موعود کے زمانہ کے قائم شدہ مرکزی اداروں کو عہدِ خلافتِ ثالثہ میں عطا کر دی ہیں۔ اس تعلق میں صدر انجمن احمدیہ، تحریک جدید اور وقفِ جدید کی آمد میں جو حیرت انگیز ترقی ہوئی ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔ یہ خدا کی اُسی جماعت کے اداروں کا بجٹ ہے جس کے مقدس بانی علیہ السلام کو "الدار" میں کنواں تیار کرانے کے لئے اپنے ایک پیارے مرید کو دو آنہ چندہ بھجوانے کی تحریک کرنا پڑی تھی ؎

اِک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
میں خاک تھا اُسی نے ثریا بنا دیا

(۴) چوتھا نشان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کو ۱۹۷۴ء کے انتہائی صبر آزما ایام میں الہام ہوا "وَسِّعْ مکانک انا کفینٰک المستھزئین اپنے مکان کو وسیع کرو تیرے ساتھ استہزاء کا جو منصوبہ بنایا گیا ہے اس کے لئے میں کافی ہوں۔" (الفضل ۹ جون ۱۹۷۶ء)

وسّع مکانک میں صاف طور پر پیشگوئی تھی کہ خدا اور مصطفےٰ کے مہمان بکثرت آنے والے ہیں اُن کی رہائش کا ابھی سے بندوبست شروع کردیں سو الحمد للہ ثم الحمد للہ ربوہ جو امن و آشتی کے مثالی مرکز کی حیثیت سے عالمگیر شہرت پا چکا ہے مرجع خلائق کے عروج پر وہ نظارے پیش کر رہا ہے جن کو دیکھ کر ایمان تازہ ہوتا اور قرونِ اوّل کے عام الوفود کی یادیں تازہ ہو جاتی ہیں۔

حضرت مسیح موعودؑ کا لنگر خانہ (دار الضیافت) جو ایک کچی کوٹھڑی سے شروع ہوا تھا ایک عالیشان اور وسیع عمارت میں تبدیل ہو چکا ہے۔ قیام و طعام کے بہترین انتظامات ہیں اور روٹی پکانے کی خود کار مشینیں نصب ہیں۔

"وَسِّعْ مکانک" کا ظہور کئی اور پہلوؤں سے ہو رہا ہے سالانہ جلسہ کے مہمانوں کے لئے بیرکس کی تعمیر جاری ہے اور پانچ جدید طرز کے مہمان خانے (گیسٹ ہاؤس) تیار ہو چکے ہیں۔

۱۔ مہمان خانہ صدر انجمن احمدیہ
۲۔ سرائے فضلِ عمر (تحریک جدید)
۳۔ مہمان خانہ (قصرِ خلافت)
۴۔ مہمان خانہ انصار اللہ
۵۔ سرائے خدمت (خدام الاحمدیہ)

جلسہ سالانہ کے لئے ایک شاندار سٹیڈیم کی اہم سکیم بھی زیرِ غور ہے، فالحمد للہ علیٰ احسانہ۔

جہاں تک الہام کے دوسرے حصہ (انا کفینٰک المستھزئین) کا تعلق ہے اس کے متعلق تو اس مضمون میں اشارہ کرنے کی بھی ضرورت نہیں کیونکہ خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت نے اس کی حقانیت و صداقت پر مُہرِ تصدیق ثبت کر دی ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مشہور دعا ہے "انصرنی علٰی من ظلمنی وارنی فیہ ثاری واقِرَّ بذالک عینی (ترجمہ) جو مجھ پر ظلم کرے اسکے خلاف تُو میری مدد فرما اور جو بدلہ تُو اُس سے لے وہ مجھے بھی دکھا دے اور اس طرح میری آنکھ کو ٹھنڈک عطا فرما۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہزاروں سال کی مذہبی تاریخ پر روشنی ڈالتے ہوئے نشاناتِ الٰہیہ کا فلسفہ بایں الفاظ بیان فرمایا ہے:۔

"خدا ایک مخفی خزانہ کی طرح ہے۔ کامل مقبولوں کے ذریعہ سے وہ اپنا چہرہ دکھلاتا ہے۔ خدا کے نشان تبھی ظاہر ہوتے ہیں جب اُسکے مقبول ستائے جاتے ہیں اور جب حد سے زیادہ اُنکو دُکھ دیا جاتا ہے تو سمجھو خدا کا نشان نزدیک ہے بلکہ دروازہ پر کیونکہ یہ وہ قوم ہے کہ کوئی اپنے پیارے بیٹے سے ایسی محبت نہیں کرے گا جیسا کہ خدا اُن لوگوں سے کرتا ہے جو دل و جان سے اُس کے ہو جاتے ہیں وہ اُن کے لئے عجائب کام دکھلاتا ہے اور ایسی قدرت دکھلاتا ہے کہ جیسا ایک سوتا ہوا شیر جاگ اُٹھتا ہے۔ خدا مخفی ہے اور اُس کے ظاہر کرنے والے یہی لوگ ہیں وہ ہزاروں پردوں کے اندر ہے اور اُس کا چہرہ دکھلانے والی یہی قوم ہے۔"

(حقیقۃ الوحی ص۱۸-۱۹)

(۵) پانچواں نشان۔ حضرت مہدی موعود علیہ السلام نے ۱۸۹۲ء کے دوسرے جلسہ سالانہ کی تقریب پر یہ پُرشوکت پیشگوئی فرمائی کہ:۔

"یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائیدِ حق اور اعلائے کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اُس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد ۱ ص۳۴۱)

جہاں ۱۸۹۲ء کے سالانہ جلسہ میں صرف ۳۲۷ مخلصین شامل ہوئے اور وہ بھی متحدہ ہندوستان سے وہاں ۱۹۷۶ء کے جلسہ سالانہ ربوہ پر اسلام و احمدیت کے قریباً سوا لاکھ فدائیوں نے شرکت کی سعادت حاصل کی اور پاکستانی احمدیوں کے علاوہ امریکہ، انگلستان، جرمنی، ہالینڈ، ماریشس، نائیجیریا، غانا، انڈونیشیا، سپین، ہنگری اور بنگلہ دیش کی احمدی جماعتوں کے نمائندہ وفود نے شرکت فرمائی۔ اس عظیم نشان کی عظمت اور بھی بڑھ جاتی ہے جب بے پناہ مشکلات اور مصائب کے ماحول میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۲۳ دسمبر ۱۹۷۶ء کو اس تاریخی جلسہ کے انعقاد سے قبل یہ پیشگوئی فرما دی تھی کہ

"ہر سال ہی جلسہ سالانہ پر جذبۂ عشق کے ماتحت احباب اپنے رب کے جلوے دیکھنے کھچے چلے آتے ہیں۔ امسال بھی سفر کی سابقہ سہولتیں میسّر نہ ہونے کے باوجود اللہ کے جذبۂ عشق میں یقیناً زیادہ شدت پیدا ہوگی وہ تکلیفیں اٹھاتے ہوئے پہنچ جائیں گے، کہ ایک وقت پہنچے گا اور کوئی ذریعہ سفر نہیں پہنچے گا ضرور انشاء اللہ"

(الفضل ۲۹ دسمبر ۱۹۷۶ء)

چنانچہ دُنیا نے دیکھا کہ خدا کے خلیفۂ برحق کی زبانِ مبارک سے نکلا ہوا ایک ایک لفظ پورا ہوا اور بطورِ ابراہیمی دُنیا کے چاروں اطراف سے لبیک لبیک کہتے ہوئے محوِ پرواز ہوئے اور دیکھتے ہی دیکھتے پہاڑوں کی بلندیوں کو چیرتے، سمندروں کو پار کرتے اور لق و دق صحراؤں کو اپنی قوتِ ایمانی سے عبور کرتے ہوئے مرکزِ احمدیت میں پہنچ گئے اور پورے جذبۂ شوق اور ولولۂ عشق و وفا کے ساتھ پہنچے۔ اللّٰھم صلّ علیٰ محمّدٍ وعلیٰ اٰل محمّدٍ کما صلّیت علیٰ ابراھیم وعلیٰ اٰل ابراھیم انّک حمیدٌ مجید۔

(۶) چھٹا نشان۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو شروع خلافت میں ہی یہ الہامی بشارت دی گئی کہ "میں اتنا دیاں گا کہ تو رج جائیں گا"

پنجابی کے اس مختصر الہامی فقرہ میں دراصل خدا تعالیٰ نے یہ شاندار وعدہ فرمایا کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل خلافتِ ثالثہ کے عہد کو سورۂ کوثر کی تجلیات سے نوازے گا اور ہر نوع کی ظاہری اور باطنی برکتوں سے نوازے گا اور مخلصین احمدیت کو ایک خاص آسمانی منصوبہ کے ماتحت دعائیں کرنے اور قربانیاں کرنے کی توفیق ملے گی۔

یہ خدائی وعدہ بھی خارق عادت رنگ میں پورا ہو رہا ہے۔ چمکتے ہوئے سورج کا انکار ممکن ہے مگر اس حقیقت کو تسلیم کئے بغیر چارہ نہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مبارک عہدِ خلافت میں غلبۂ اسلام کے لئے جو تحریکیں بھی جاری فرمائیں وہ کامیابی سے ہمکنار ہوئیں۔ ہر وہ بیج جو آپکے مبارک ہاتھوں سے ۱۹۶۵ء سے لے کر آج تک بویا گیا وہ تناور درخت بن رہا ہے جو اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کا واضح اور چمکتا ہوا نشان ہے۔ فضلِ عمر فاؤنڈیشن کے شیریں پھل خلافت لائبریری، گیسٹ ہاؤس، خطباتِ محمود اور "سوانح فضلِ عمر" اور دیگر مطبوعہ قیمتی لٹریچر کی صورت میں پوری دُنیا کے سامنے ہے۔ تحریک وقفِ عارضی کے ہزاروں واقفینِ زندگی پاکستان میں انوارِ قرآنی پھیلا چکے ہیں اور پھیلا رہے ہیں۔ دفتر سوم کامیابی سے جاری ہے۔ بد رسوم کے خلاف جہاد کی مہمات برسر پیکار ہیں۔ الوصیت کے عملی تقاضوں کی تکمیل کے لئے مجالس موصیان قائم ہیں۔ تسبیح و تحمید اور درود شریف سے فضائیں معطر ہو رہی ہیں۔ ہزاروں نہیں بلکہ اب تو لاکھوں احمدی سورہ بقرہ کی ابتدائی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ستره آیات حفظ کر چکے ہیں۔ اسی طرح جسمانی قوی کو مضبوط تر کرنے کے لئے صحت کے اصولوں کے مطابق صبح کی سیر، گھوڑ سواری، سائیکل چلانے کی طرف کافی حد تک توجہ دی جا رہی ہے۔ نصرت جہاں ریزروفنڈ کی سکیم "آگے بڑھو" کے تحت مالی جہاد میں جماعت احمدیہ نے ۳۰ نومبر ۱۹۷۶ء تک رضاء الٰہی کی خاطر جو حقیر قربانی پیش کی جسے اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے یہاں تک نوازا کہ اس نے "نصرت جہاں آگے بڑھو سکیم" کے زیر انتظام قائم شدہ ۱۶ طبّی مراکز اور ۱۴ سیکنڈری سکولز کے ذریعہ کم و بیش پانچ چھ گنا رقم عطا فرمائی جو اس وقت مغربی افریقہ کے عوام کی خدمت ہی کے لئے خرچ کی جا رہی ہے۔

خلافت ثالثہ کی مبارک تحریکات میں سے "صد سالہ احمدیہ جوبلی" کا عظیم روحانی پروگرام خاص طور پر آسمانی تائید و نصرت کا منہ بولتا نشان ہے۔ اس پروگرام کو کامیاب بنانے کے لئے دنیا بھر کے احمدی نہ صرف مالی جہاد کا قابلِ رشک نمونہ پیش کر رہے ہیں بلکہ ان کے ہاں ترقی اسلام کے لئے دعاؤں کا ایک وسیع نظام رائج ہو چکا ہے۔ دعاؤں کے ذریعہ حاصل ہونے والی زبردست قوت اور تائید و نصرتِ الٰہی آج دنیا بھر میں صرف اور صرف جماعت احمدیہ کو حاصل ہے یہی وجہ ہے کہ آسمان کے دروازے اسی کے لئے کھلے ہیں اور اُدعونی استجب لکم کی پیاری اور دلکش آواز بھی اسی کو سنائی دے رہی ہے ؎

غیر ممکن کو یہ ممکن میں بدل دیتی ہے
اے مرے فلسفیو زورِ دعا دیکھو تو

(۷) ساتواں نشان۔ آیت استخلاف کی رو سے عالمگیر نظامِ مصطفٰے ؐ کا قیام خلافت ہی سے وابستہ ہے۔ حضرت مصلح موعود رضٰ فرماتے ہیں:۔

"ہمیشہ خلفاء کے ذریعہ
اسلام نے ترقی کی ہے اور
آئندہ اسی کے ذریعہ سے
ترقی کرے گا"

(درس القرآن ص ۷۱)

خلافت ثالثہ کے عہدِ مبارک کا ایک ایک دن تمکینِ دین کی برکتوں کا زندہ نشان ہے چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے وجودِ باجود سے نہ صرف حضرت مصلح موعود رضٰ کے قائم شدہ عالمگیر اسلامی مشن مالی اور تبلیغی دونوں اعتبار سے بہت زیادہ وسیع اور مستحکم ہوئے بلکہ گوٹن برگ، کینیڈا اور جاپان میں نئے اسلامی مشنوں کی بنیاد رکھی گئی، یورپ، امریکہ، افریقہ اور ایشیا کے مختلف مقامات پر قریباً دو سو مساجد بنیں اور تین سو سے زائد نئی جماعتیں قائم ہوئیں اور لاکھوں نفوس حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔ اسلامی لٹریچر خصوصاً قرآن مجید کے تراجم کی وسیع پیمانہ پر اشاعت اس بابرکت دورِ خلافت کا ایک طرۂ امتیاز ہے جو رہتی دنیا تک یادگار رہے گا۔ اس زرّیں دور کی یہ بھی خصوصیت ہے کہ اس میں دنیا کی تاریخ میں پہلی مرتبہ اسپرنٹو، ڈینش، یوروبا اور لوگنڈا[1] زبانوں میں تراجم قرآن شائع ہو کر مقبول ہوئے۔ انڈونیشین زبان میں ترجمہ و تفسیر القرآن کی ایک جلد منظرِ عام پر آ چکی ہے۔

فرانسیسی ترجمہ قرآن طباعت کے اہم مراحل میں ہے۔ اسی طرح روسی اور پولش تراجم قرآن کا کام بھی نہایت تیزی سے جاری ہے۔ پولش ترجمہ قرآن کی خدمت وارسا یونیورسٹی کے بورڈ آف ٹرانسلیشن نے ایک مخلص احمدی نوجوان امام زوک (ZOK) کے سپرد کر رکھی ہے۔ مستقبل میں "صد سالہ جوبلی کے منصوبہ" کے تحت اسلامی لٹریچر کی اشاعت کے لئے وسیع تیاریاں جاری ہیں۔

تمکینِ دین کے اس نشان کی تفصیلات پر روشنی ڈالتے ہوئے یہ بتانا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ کرۂ ارض پر خلافت ثالثہ کی آسمانی قیادت میں عالمگیر روحانی انقلاب برپا کرنے کے لئے جو زبردست مہم جاری ہے وہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے یورپ، افریقہ اور امریکہ کے مسیحائی اثر اور پُر شکوہ دوروں کے نتیجہ میں تیز تر ہو گئی ہے۔ اشاعتِ اسلام کا فریضہ ادا کرنے والی خدائی جماعت جو صرف ۴۰ نفوس سے شروع ہوئی اللہ کے فضل و کرم سے ایک کروڑ سے بڑھ چکی ہے۔ دنیا کے ممالک میں اس کے ۳۲ اسلامی مشن قائم ہو چکے ہیں اور تازہ ترین معلومات کے مطابق دنیا بھر کی احمدی جماعتوں کی تعداد ۸۳۰ تک اور تعمیر شدہ مساجد کی تعداد ۵۲۷ تک جا پہنچی ہے تبلیغِ اسلام اور انسانیت کی فلاح و بہبود کے لئے ۷۱ پاکستانی مبلّغین اور ۴۷ مقامی مبلّغین ۳۷ پاکستانی ٹیچر اور ۲۰ احمدی ڈاکٹر سرگرمِ عمل ہیں۔ اس کے پہلو بہ پہلو احمدیت کا عالمی پریس بھی مصروفِ جہاد ہے اور مشرق و مغرب کے قلوب کو انوارِ قرآنی اور تعلیماتِ اسلامی سے منوّر کرنے کے لئے دنیا بھر سے ۲۶ احمدی اخبارات و رسائل شائع ہو رہے ہیں اور انشاء اللہ وہ دن دور نہیں جبکہ ساری دنیا آفتابِ اسلام کی ضیا پاشیوں سے بقعۂ نور بن جائے گی اور ایک ہی مذہب ہو گا یعنی اسلام اور ایک ہی پیشوا ہو گا یعنی خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم!!

برادرانِ احمدیت!! دنیا میں جس تیزی سے تغیرات رونما ہو رہے ہیں اور جس وسعت سے دلوں کی تختیاں صاف ہو رہی ہیں اُن سے ہمارے لئے یہ اندازہ کرنا چنداں مشکل نہیں کہ نوعِ انسانی اپنے لوحِ قلب سے غلط اور باطل نظاموں کے نقوش کو اپنے ہاتھوں محو کرنے والی ہے اور انکی بجائے تائیداتِ الٰہیہ اور نصرتِ خداوندی کے نشانوں سے اسلام کا دائمی نقش قائم ہونے والا ہے۔ چاند اور سورج اپنی جگہ سے ہل سکتے ہیں مگر خدائی وعدے ہرگز ٹل نہیں سکتے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم احمدی اپنے حقیقی مقام کو کبھی فراموش نہ کریں جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ ۱۳ مئی ۱۹۷۳ء کے آخر میں تاکیدی ارشاد فرمایا:۔

"ہمارے لئے جو وعدے ہیں اور ہمیں جو بشارتیں ملی ہیں وہ اس شرط کے ساتھ ملی ہیں کہ خدا تعالیٰ نے ہمیں جس مقام پر سرفراز فرمایا ہے اس کو بھولنا نہیں اور اس کو چھوڑنا نہیں۔ خدا تعالیٰ کے دامن کو مضبوطی سے پکڑے رکھنا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پیار کرتے رہنا ہے۔ اپنے آپ کو کچھ نہیں سمجھنا۔ بے لوث خدمت میں آگے رہنا ہے اور اس طرح اللہ تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرنا ہے اور جب دنیا پیار کو کھلی طور پر قبول کرنے سے انکار کر دے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس الہام کو یاد رکھنا کہ ...

"اٹھو نمازیں پڑھیں
اور قیامت کا نمونہ
دیکھیں"

اور عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ رحمت الٰہی کو جذب کر کے اور مستانہ وار اپنے ربّ کریم کی طرف رجوع کر کے خدائے قادر و توانا کی غیرت کے عظیم نشان دیکھنے کی کوشش ہمارا فرض ہے۔ ایسے حالات میں ہماری یہ دعا ہو گی کہ اے رحیم خدا! ہمیں مقبول دعاؤں کی توفیق عطا فرمائیو جس کے نتیجہ میں "ظلمات" خدا کے نور سے بدل جائیں اور دنیا وَ اَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا (الزمر: ۷۰) کا نظارہ دیکھنے لگ جائے اَللّٰھُمَّ اٰمین۔"

("الفضل" مورخہ ۱۳ مئی ۱۹۷۳ء)

ہمارے کمزور ہاتھوں سے اسلام دنیا میں غالب آکر رہے گا

"ہمارا ربّ کہتا ہے کہ آج پھر میں نے فیصلہ کیا ہے کہ میں دنیا میں اسلام کو غالب کروں گا اور اسلام دنیا پر غالب ہو کر رہے گا اور ان کمزور ہاتھوں کے ذریعہ سے غالب ہو کر رہے گا ہم اپنی کمزوریوں کو کیا دیکھیں ہماری نظر تو اُس ہاتھ پر ہے جو ہمیں اپنے کمزور ہاتھوں کے پیچھے جنبش کرتا ہوا نظر آتا ہے ہم اپنی کم طاقتی کا خیال کیوں کریں ہمارا توکل تو اس طاقت پر ہے جس نے دنیا کی ہر چیز کو اپنے اندر سمیٹا ہوا ہے۔"

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ)

---

[1] یوروبا مغربی افریقہ اور لوگنڈا مشرقی افریقہ کی زبانیں ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام کی نشاۃِ ثانیہ خلافت ہی سے وابستہ ہے

(محترم چوہدری محمد شریف صاحب فاضل سابق رئیس التبلیغ بلادِ عربیہ و افریقہ غربیہ)

سنّت اللہ

اللہ تعالیٰ کی یہ سنّت ہے کہ جب وہ اپنی کسی مشیت کو زمین میں نافذ کرنا چاہتا ہے تو اپنے کسی خاص بندہ کو اس غرض کے لئے چن لیتا ہے اور اس کے ذمہ وہ کام لگا دیتا ہے اور اپنے فرشتوں کو اس کی مدد کے لئے حکم دیدیتا ہے چنانچہ جب اس نے چاہا کہ اس زمین پر اپنے خاص اوامر و نواہی نافذ کرے اور یہ کارخانۂ عالم اس کی مشیت کے مطابق کام کرے تو اس نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنا خلیفہ بنانے کا فیصلہ کیا اور اپنے ملائکہ کو اپنی اس مشیت سے آگاہ کر دیا اور فرمایا:-

اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً ۔ (البقرۃ)

کہ میں زمین میں اپنا خلیفہ بنانے والا ہوں۔

ملائکہ نے اپنی کم علمی کی بناء پر جناب الٰہی میں یہ عرض کیا کہ جب ہم تیری تسبیح و تحمید و تقدیس میں مشغول رہتے ہیں تو پھر ہماری موجودگی میں کسی اور کو خلیفہ بنانے کی کیا ضرورت ہے؟ اللہ تعالیٰ نے جواباً فرمایا:-

اِنِّیْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ

کہ میں وہ کچھ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے -!

اور آدمؑ کو اپنی جناب سے وہ علم عطا فرمایا جو خلافت کے لئے ضروری تھا اور ملائکہ کو اپنا عجز معلوم ہو جانے پر اس بات کا اعتراف کرنا پڑا:-

سُبْحٰنَکَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا اِنَّکَ اَنْتَ الْعَلِیْمُ الْحَکِیْمُ ۝

اے خدا! تو تمام عیوب و نقائص سے پاک ہے، جو کچھ تو نے ہمیں سکھایا ہے اس کے سوا ہمیں کسی قسم کا علم نہیں ہے، یقیناً تو ہی کامل علم والا اور ہر قول و فعل میں حکمت کو مدنظر رکھنے والا ہے۔

تجدیدِ خلافت

حضرت آدمؑ کے بعد جب ایک لمبا زمانہ گزر گیا تو زمین پر اپنی مشیت دوبارہ قائم کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کی اولاد میں سے حضرت نوحؑ کا انتخاب فرمایا اور پھر انہیں بھی وہ علم عطا فرمایا جس کا اس زمانہ کے لوگوں کو علم نہ تھا۔

تکمیلِ ہدایت

حاصل یہ کہ اہلِ دنیا کے لئے کوئی ہادی و ہدایت بھیجنا اور اس پر عمل کرانے کیلئے اپنے بعض بندوں کو منتخب کرنا اللہ تعالیٰ ہی کا کام ہے کوئی دوسرا اس میں دخیل و شریک نہیں! اور اللہ تعالیٰ کی یہ مشیت کام کرتی رہی، یہاں تک کہ ہمارے سیّد و مولیٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا میں ظاہر ہو گئے اور اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے ذریعہ یہ اعلان فرمایا:-

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا۔

(المائدہ ۴)

کہ اے لوگو! آج میں نے تمہارے فائدہ کے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے اور تم پر اپنے احسان کو پورا کر دیا ہے اور تمہارے لئے دین کے طور پر اسلام کو پسند کیا ہے -!

اور فرمایا:-

وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْہُ وَھُوَ فِی الْاٰخِرَۃِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ۝

(آل عمران : ۸۴)

کہ اب جو شخص اسلام کے سوا کسی اور دین (مذہب) کو اختیار کرنا چاہے تو وہ یاد رکھے کہ وہ دین اس سے ہرگز قبول نہ کیا جائے گا اور آخرت میں وہ نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا!

نیز آپ کے ذریعہ یہ اعلان بھی فرمایا:-

ھُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْمُشْرِکُوْنَ

(التوبہ)

کہ وہی خدا ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا تاکہ باقی تمام دینوں پر اسے غالب کر دے گو مشرکوں کو یہ بات بہت ہی بُری لگے۔

یعنی یہ اس کی مشیت ہے کہ وہ اس دینِ اسلام کو سب دیگر ادیان پر فوقیت اور غلبہ عطاء فرمائے اور اس وعدہ کی تکمیل کو دو حصّوں میں تقسیم فرمایا۔ اوّلین اور آخرین یعنی اُمتِ محمدیہ کا پہلا حصّہ اور آخری حصّہ، جیسا کہ سورۃ جمعہ میں فرمایا:-

ھُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْھُمْ یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ اٰیٰتِہٖ وَیُزَکِّیْھِمْ وَیُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ وَاِنْ کَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝ وَّاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ وَھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ۝ ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ۝

کہ وہی خدا ہے جس نے ایک ان پڑھ قوم کی طرف اُنہی میں سے ایک شخص کو رسول بنا کر بھیجا جو باوجود ان پڑھ ہونے کے ان کو خدا کے احکام سُناتا ہے اور ان کو پاک کرتا ہے اور ان کو کتاب و حکمت سکھاتا ہے گو وہ اس سے پہلے بڑی بھول میں تھے۔ اور ان کے سوا ایک دوسری قوم میں بھی وہ اس کو بھیجے گا جو ابھی تک ان سے ملی نہیں اور وہ غالب اور حکمت والا ہے۔ یہ اللہ کا فضل ہے جس کو چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے

اُمتِ محمدیہ سے وعدہ

یہ اوّلین اور آخرین یعنی پہلے آنے والے اور دوسرے ان کے بعد میں آنیوالے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیوض و برکات سے ہی حصّہ لیں گے اور آپ سے ہی تعلیم و تربیت حاصل کریں گے، گویا آنحضرتؐ کی دو بعثتیں ہیں اور دو قومیں اور دونوں بعثتوں میں آپؐ کا مشن یہی ہوگا کہ اسلام کو تمام دیگر ادیان پر غالب کر دیں! اور چونکہ کسی فردِ بشر کے لئے یہ ممکن نہیں کہ اس دنیا میں غیر معمولی لمبی زندگی پائے یا ہمیشہ زندہ رہے بلکہ اپنی طبعی زندگی کے بعد اپنے خالق و مالک سے جا ملتا ہے، اسلئے اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء کے ذریعہ جو جماعت صراطِ مستقیم پر قائم کرتا ہے۔ اسے بھی ان کے کام میں حصہ دار بناتا ہے اور وہ نورِ ایمان جو انبیاء کے ذریعہ ان کی جماعتوں کو حاصل ہوتا ہے اس نور کو انبیاء کے بعد آنے والی نسلوں میں پھیلانے اور قائم رکھنے کے لئے ان کو بھی موقعہ عطا فرماتا ہے۔ چنانچہ اپنی اسی سنّت کے مطابق اللہ تعالیٰ نے ہمارے سیّد و مولیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ آپؐ کی جماعت کو مخاطب کر کے فرمایا:-

وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ وَلَیُمَکِّنَنَّ لَھُمْ دِیْنَھُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَھُمْ ۔ (الآیۃ)

کہ اے مسلمانو! اللہ تعالیٰ تم میں سے ان لوگوں کے ساتھ وعدہ کرتا ہے جو حقیقی ایماندار ہوں گے اور نیک اعمال بجا لائیں گے کہ وہ انہیں اسی طرح اس زمین میں اپنے خلیفے بنائیگا جس طرح کہ وہ ان لوگوں میں جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں خلیفے بناتا رہا ہے اور وہ ان خلفاء کے ذریعہ اس دین کو جو اُس نے ان کے لئے پسند فرمایا ہے یعنی اسلام کو مضبوطی عطا فرمائے گا اور جو خوف اُس راستہ میں ان پر آئیں گے ان کو دُور کر دے گا اور تمام خوفوں کو امن سے بدل دے گا۔ اور یہ خلیفے میری ہی عبادت کریں گے اور میرے ساتھ کسی چیز کو بھی (نہ بندوں کو نہ اسباب وغیرہ کو) شریک نہیں ٹھہرائیں گے اور دیکھو کہ جو شخص بھی ان وعدوں کے پورا ہو جانے کے بعد بھی ان خلفاء کا انکار کرے گا یا جو مذہب انہوں نے پیش کیا ہے اس پر کاربند نہیں ہوگا اور ان کے مسلک کے علاوہ کسی اور مسلک پر گامزن ہوگا تو وہ فاسق ہوگا یعنی خدا تعالیٰ سے اس نے جو عہدِ اطاعت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

باندھا تھا کہ جب کبھی تیری طرف سے کوئی ہدایت آئے گی تو میں اس کی پیروی کروں گا وہ اس عہد کو توڑنے والا قرار پائے گا۔

یہ خدا تعالیٰ کا عظیم الشان اور صریح و واضح وعدہ ہے جو اس نے سورۃ نور میں ہمارے ساتھ کیا ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اسے ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بڑی شان سے پورا کیا ہے۔ چنانچہ آپؐ کے بعد آپؐ کے خلفاء کرام حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ اور حضرت علی رضی اللہ عنہم کے ذریعہ اسلام کو وہ قوت و شوکت و طاقت و غلبہ ملا جس کی نظیر دیگر انبیاء علیہم السلام کی جماعتوں میں پائی نہیں جاتی۔!

حضرات خلفاء اربعہ رضی اللہ عنہم کے بعد وہ زمانہ آیا کہ مسلمانوں نے خلافت کی قدر نہ کی اور دنیا کے مال و جاہ اور منصب و مراتب نے انہیں اپنی طرف کھینچ لیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حکم و نصیحت :-

لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِیْ کُفَّارًا یَضْرِبُ بَعْضُکُمْ رِقَابَ بَعْضٍ۔

کہ "تم میرے بعد کافر نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردن کاٹنے میں لگ جاؤ" کی صریح خلاف ورزی کی اور باہمی قتل و غارت اور جنگ و جدال اور شقاق و افتراق میں مصروف ہوگئے جس کے برے نتائج ہماری آنکھوں کے سامنے ہیں کہ مسلمان باوجودیکہ اس دنیا کا ایک وسیع و عریض رقبہ ان کے قبضہ میں ہے چند ایک غیر اسلامی حکومتوں اور قوموں کے ہاتھوں میں کھلونا بنے ہوئے ہیں اور قابلِ رحم حالت میں ہیں۔

دورِ آخرین

اب ہم پھر دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے موافق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس پیشگوئی کے مطابق کہ میرے بعد خلفاء ہوں گے، پھر خلافت جاتی رہے گی اور اس کی جگہ دنیاوی سلطنتیں آجائیں گی جو لوگوں کو بہت تنگ کریں گی۔ "ثم تکون خلافۃ علی منہاج النبوۃ" پھر اللہ تعالیٰ دوبارہ منہاجِ نبوت پر خلافت قائم کرے گا۔ گویا نبوت محمدیہ دوسری مرتبہ جلوہ گر ہوگی اور اس کے ذریعہ پھر آخرین منھم میں خلافت راشدہ قائم ہو جائے گی۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اسلام کو زندہ کرنے اور دیگر سب ادیان پر غلبہ عطا کرنے کے لئے مبعوث فرمایا اور آپ کی خلافت کے ذریعہ اسلام کو دوسرے ادیان پر غلبہ عطا فرمانے کا زمانہ شروع فرما دیا ہے اور اب وہی لوگ اس مشن میں کامیاب ہوں گے جو خلیفہ مسیح موعود کے ساتھ ہوں گے اور اس کی اطاعت کو اپنا محکم اصول بنائیں گے تو اپنے مشن میں کامیاب ہو جائیں گے اور ان کی یہی اطاعت اسلام کے دیگر مذاہب پر غلبہ کا ذریعہ ہوگی جیسا کہ اسلام کے دورِ اول میں خلفاء آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دل و جان سے اطاعت ہی غلبۂ اسلام کا موجب ہوئی تھی اور آیتِ استخلاف بھی اس امر کی گواہ ہے کہ اسلام کا کامل غلبہ بھی خلفاء کے ذریعہ ہی ہوگا۔ جیسا کہ فرمایا:-

وَلَیُمَکِّنَنَّ لَہُمْ دِیْنَہُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَہُمْ۔

ارشاداتِ نبویہ

نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آئندہ فتنوں اور مسلمانوں کے انشقاق و افتراق و اختلاف کو ہی مدنظر رکھ کر حضرت حذیفہؓ کو فرمایا تھا:-

"تلزم جماعۃ المسلمین و امامھم"

کہ تم مسلمانوں کی اس جماعت میں شامل رہنا جس کا امام بھی ہو یعنی جماعت اور امام لازم و ملزوم ہیں۔

پھر ایک دوسری حدیث میں آپؐ کا ارشاد ہے:-

"اَلْاِمَامُ جُنَّۃٌ یُقَاتَلُ مِنْ وَّرَائِہٖ"

کہ امام جماعت ایک ڈھال ہے اس کے پیچھے رہ کر لڑا جاتا ہے۔

یعنی جیسے ڈھال دشمنوں کے حملوں اور واروں کو روکتی ہے اسی طرح امام جماعت کے لئے ایک ڈھال ہے۔ جب تک تم اس امام کے پیچھے ہو کر یعنی اس کے حکم کے مطابق کام نہیں کرو گے دشمن کے حملوں سے محفوظ نہیں رہ سکتے اور کامیابی کا منہ نہیں دیکھ سکتے!!

نصرتِ خداوندی

یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ خلیفہ راشد یعنی وہ خلیفہ جسے اللہ تعالیٰ کی حقیقی ایمان لانے والی اور نیک اعمال بجا لانے والی جماعت نے اپنے مشورہ [illegible] اور جانشین منتخب کیا ہے اور امیر ہے اور اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت اس کے ساتھ ہے۔ اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی مشیت دنیا میں نافذ ہو سکتی ہے اور اس کا بھیجا ہوا دین اسلام دوسرے باطل ادیان پر غالب ہو سکتا ہے جیسا کہ آیت

ڈان ریڈیو سروس
محلہ دار البرکات ربوہ
ٹیپ ریکارڈ۔ چینجر۔ ٹرانسسٹر ریڈیو۔ کار ریڈیو کی معیاری مرمت
نیز
نئے ٹرانسسٹر، خرید و فروخت اور تبادلہ کیلئے تشریف لائیں!

آپ کا اپنا تھری سٹار اسنیس
روح کیوڑہ
کیلا۔ سنگترہ۔ رس بھری۔ انناس۔ ونیلا
اپنے شہر کے
ہر جنرل مرچنٹ۔ کریانہ مرچنٹ سے
طلب کریں
سٹاکسٹ:- آر سیکو ٹریڈرز
صابن بازار لائل پور۔ فون ۲۸۲۱۵

خورشید یونانی دواخانہ
اور
مطب
حکیم خورشید احمد ممتاز الاطباء رجسٹرڈ طبیب درجہ A
اپنی جملہ طبی ضروریات اور طبی مشورہ کے لئے دواخانہ اور مطب کی طرف رجوع فرمائیں!
مینیجر خورشید یونانی دواخانہ و مطب گولبازار ربوہ فون ۵۳۸

ہر قسم کی کاروں اور جیپوں کی کمانیوں اور
پٹول نیز کاروں جیپوں کے سائلنسر بکس اور سائلنسر پائپ کیلئے ہماری خدمات سے فائدہ اٹھائیے
میاں بھائی آٹو سٹور
۱۰۔ منٹگمری روڈ۔ لاہور
انٹرنیشنل آٹو کارپوریشن چوک چوبرجی لاہور
فون نمبر سیل ڈپو ۶۳۰۴۳ ۳۱۱

ڈور انٹر کام
گھروں میں اپنے اور اہل خانہ کی حفاظت اور آرام کے لئے اور دکان۔ دفتر۔ فیکٹری کلینک میں کارکردگی بڑھانے اور قیمتی وقت و محنت بچانے کے لئے مختلف انٹرکام ماڈلوں میں سے اپنی پسند کا پائیدار اور دیدہ زیب ماڈل خریدیئے!
ڈیلرز:- اے چوہدری اینڈ کمپنی
۲۵۔ برانڈرتھ روڈ۔ رام گلی ۱ پوسٹ بکس ۱۷۹۵ فون ۵۸۲۴۲ لاہور
برانچ آفس:- ۳۔ عنایت بلڈنگ۔ ریلوے روڈ لائل پور
ربوہ۔ حمید احمد خالد اینڈ کمپنی
بشارت مارکیٹ۔ ربوہ

ہر قسم کی انگریزی ادویات کی خرید اور نسخہ جات کی تیاری کے لئے
لائق صد اعتماد مرکز:
الکیمسٹس فون ۶۶۶۴
(EL-KEMISTS)
سٹیلائٹ ٹاؤن۔ راولپنڈی
منظور شدہ کیمسٹس برائے واپڈا۔ ریڈیو پاکستان پاکستان اٹامک انرجی کمیشن۔ اور۔ ایم سی۔ پی۔ ایل کی خدمات سے فائدہ اٹھائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

استخلاف کے الفاظ :-

وَلَیُمَکِّنَنَّ لَهُمْ دِیْنَهُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَهُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا

سے ظاہر ہے۔ لیکن جو شخص اللہ تعالیٰ کی طرف سے براہِ راست بھی بذریعہ وحیِ الٰہی خلیفہ نہیں بنایا گیا اور مرسل من اللہ کی جماعتِ مومنین اور نیک اعمال بجالانے والوں نے بھی اسے خلیفہ منتخب نہیں کیا وہ اللہ تعالیٰ کی تائیدات اور نصرتوں سے ہرگز ہرگز حصّہ نہیں پا سکتا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے :-

وَمَا كُنْتُ مُتَّخِذَ الْمُضِلِّيْنَ عَضُدًا ۝

(الکہف : ۵۱)

کہ نہ ہی میں گمراہ کرنے والوں کو اپنا مددگار بنا سکتا ہوں۔

پس اللہ تعالیٰ کو اپنے دین اسلام کو زندہ اور غالب کرنے کے لئے یا بلفظِ دیگر اپنی مشیت کو دنیا میں نافذ کرنے کے لئے گمراہوں اور دوسروں کو گمراہ کرنے والوں کی ہرگز ضرورت نہیں اور ایسے لوگ :-

اَئِمَّةً يَّدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ

ایسے امام ہیں جو لوگوں کو جہنم کی طرف بُلانے والے ہیں۔!

خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت

علاوہ ازیں خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت بھی ہمارے سامنے ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلفاء کے ذریعہ دنیا کے سب ملکوں اور قوموں میں اسلام کی منادی گزشتہ ستّر سال سے ہو رہی ہے اور ساری دنیا میں اسلام کو غالب کر دینے کے لئے مراکز اور مساجد و مدارس اور طبّی مراکز قائم کر دیئے گئے ہیں اور روز بروز ان کوششوں میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے برکات اور فضلوں کا نزول اور نیک روحوں پر فرشتوں کا آثار ہو رہا ہے لیکن جو لوگ اس خلعت و نعمتِ خلافت اور اطاعتِ خلافت سے محروم ہیں نہ ان کے اپنے نفسوں میں کوئی تغیّر نظر آتا ہے نہ اس عرصہ میں وہ دنیا میں کوئی تغیّر پیدا کر سکے ہیں اور نہ آئندہ پیدا کر سکیں گے اور ان کی مثال اللہ تعالیٰ کے الفاظ میں یہ ہے :-

كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ اِلَى الْمَآءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا هُوَ بِبَالِغِهٖ وَمَا دُعَآءُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ۝

کہ ان کا فعل اس شخص کی طرح ہے جو اپنے دونوں ہاتھ پانی کی طرف پھیلا رہا ہو، تا وہ خود بخود اس کے منہ تک پہنچ جائے لیکن وہ پانی اُس تک نہیں پہنچے گا اور کافروں کی چیخ و پکار ضائع ہی جائے گی۔!

علامہ ابوالکلام آزاد اپنی کتاب "مسئلہ خلافت" میں لکھتے ہیں :-

"کتاب و سنّت نے جماعتی زندگی کے تین رُکن بتلائے ہیں :-

تمام لوگ کسی ایک صاحب علم و عمل مسلمان پر جمع ہو جائیں اور وہ

ان کا امام ہو

وہ جو کچھ تعلیم دے ایمان و صداقت کے ساتھ قبول کریں۔ قرآن و سنّت کے ماتحت اسکے جو کچھ احکام ہوں ان کی بلا چون و چرا تعمیل و اطاعت کریں۔ سب کی زبانیں گونگی ہوں، صرف اسی کی زبان گویا ہو۔ سب کے دماغ بیکار ہو جائیں۔ صرف اسی کا دماغ کارفرما ہو۔ لوگوں کے پاس نہ زبان ہو نہ دماغ۔ صرف دل ہو جو قبول کرے۔ صرف ہاتھ پاؤں ہوں جو عمل کریں۔ اگر ایسا نہیں ہے تو ایک بھیڑ ہے، ایک انبوہ ہے۔ جانوروں کا ایک جنگل ہے کنکر پتھر کا ایک ڈھیر ہے مگر نہ تو جماعت ہے نہ اُمّت! نہ قوم نہ اجتماع۔ اینٹیں ہیں مگر دیوار نہیں۔ کنکر ہیں مگر پہاڑ نہیں! قطرے ہیں مگر دریا نہیں۔ کڑیاں ہیں جو ٹکڑے ٹکڑے کر دی جا سکتی ہیں مگر زنجیر نہیں ہے جو بڑے بڑے جہازوں کو گرفتار کر لے سکتی ہے۔" (ص ۱۹۲)

والحمد لله الذی هدانا لهٰذا وما کنّا لنهتدی لولا ان هدانا الله ۞

"خلافت اسلام کے اہم مسائل میں سے ایک مسئلہ ہے اور اسلام کبھی ترقی نہیں کر سکتا جب تک خلافت نہ ہو۔ ہمیشہ خلفاء کے ذریعہ اسلام نے ترقی کی ہے اور آئندہ بھی اسی ذریعہ سے ترقی کرے گا۔" (مصلح موعود)

اعلیٰ کارکردگی میں ایک قابلِ اعتماد نام

"MITSUBISHI." مٹسوبشی

پیکجڈ ایئر / واٹر کولڈ ایئر کنڈیشنرز

PACKAGED AIR AND WATER COOLED AIR-CONDITIONORS.

مٹسوبشی کے AIR COOLED / WATER COOLED ایئر کنڈیشنرز کا شمار دنیا کے اعلیٰ ترین ایئر کنڈیشنرز میں ہوتا ہے، کم خرچ، مستحکم ڈیزائن، قوت استعمال اور تنصیب میں آسانی۔ ہر پہلو سے یہ ایئر کنڈیشنرز انفرادیت کے حامل ہیں۔ یعنی وہ تمام خوبیاں ہیں جن کی وجہ سے "مٹسوبشی" ایئر کنڈیشنرز کو دنیا بھر میں شہرت اور اعتماد حاصل ہے۔ ایئر کنڈیشننگ کی ہر ضرورت کیلئے "مٹسوبشی" ایئر کنڈیشننگ یونٹ پسند فرمایئے۔ سنٹرل اور فلور ٹاپ کے یونٹ حاضر اسٹاک سے دستیاب ہیں:

تقسیم کنندگان: احمد اینڈ احمد لمیٹڈ

صدر دفتر: — ۴۳-۱۰ اے بلاک ۶ پی ای سی ایچ ایس کراچی ۲۹

فون نمبرز: — ۴۳۰۸۸۰ — ۴۳۴۲۶۷

• شاخ: —

جے-۱۹۵- آدم جی روڈ راولپنڈی کینٹ

فون نمبر: — ۶۵۶۸۶

اسٹاکسٹ: — ابراہیم اچھا کارپوریشن — ۴۰-۳۹ فرید چیمبرز چوتھی منزل۔ عبداللہ ہارون روڈ۔ کراچی۔

فون نمبرز: ۵۱۶۵۲۲ — ۵۱۶۵۶۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار
ماہنامہ
تحریک جدید ربوہ

آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور اپنے غیر از جماعت دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیں۔

سالانہ چندہ ۵/- روپے

(مینیجنگ ایڈیٹر)

ماہنامہ
مصباح ربوہ

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا قدیم آرگن ۔ دینی، اخلاقی اور علمی مضامین کا بہترین مرقع ۔ خواتین جماعت کی علمی اور قلمی دلچسپیوں کا مرکز ...... اس ماہنامہ کی توسیع اشاعت اور قلمی معاونت آپ کا ملّی فریضہ ہے ۔ خریداری بڑھایئے، قیمتی اشتہارات کے حصول کے ذریعہ اس کی مالی مدد کیجئے ۔ بابرکت تحریک اور اعانتِ خاص میں خود بھی حصہ لیجئے اور دوسری بہنوں کو بھی تلقین کیجئے ——
بہترین تعاون کے لئے ادارہ مصباح آپ کا بے حد شکرگزار ہے۔

(مدیرہ)

"اسلام میں خلافت کی اہمیت" بقیہ ص ۹

خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کی عظیم الشان عمارت اس کے تلاطم و طغیان میں آناً فاناً بکھر گئی۔

احادیث میں نہایت کثرت کے ساتھ اسلام کے ایک آخری دور کی بھی خبر دی گئی ہے جو اپنے برکات کے اعتبار سے دور اوّل کے خصائص تازہ کر دے گا ۔ اور جس کا حال یہ ہوگا کہ لا یدری اوّلہا خیر ام اٰخرہا ۔ نہیں کہا جا سکتا کہ امت کا ابتدائی زمانہ کامیاب تھا یا اس کا اختتام یہی وہ آخری زمانہ ہوگا جب اللہ کا یہ اعلان اپنے کامل معنوں میں پورا ہو کر رہے گا ۔ کہ لیظہرہ علی الدّین کلّہ ولو کرہ المشرکون دین اسلام اور اس کا رسول اس لئے آیا کہ تمام دینوں اور قوموں پر بالآخر غالب ہو کر رہے کیونکہ آخری غلبہ و بقاء صرف اصلح کے لئے ہے اور تمام دینوں میں اصلح صرف اسلام ہی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ مایوسیوں اور نامرادیوں کی اس عالمگیر تاریکی میں بھی جو آج چاروں طرف پھیلی ہوئی ہے ایک مومن قلب کے لئے فتح و اقبال کی روشنیاں برابر چمک رہی ہیں ۔ بلکہ جس قدر تاریکی بڑھتی چلی جاتی ہے اتنا ہی زیادہ طلوعِ صبح کا وقت قریب آتا جاتا ہے ۔ اِنّ موعدھم الصبح الیس الصبح بقریب"

(مسئلہ خلافت ص ۱۳ تا ۱۵ از مولانا ابوالکلام آزاد)

ماہنامہ
خالد ربوہ

ماہنامہ "خالد" نوجوانوں کی عالمگیر تنظیم مجلس خدام الاحمدیہ کا مرکزی ترجمان ہے اس بلند پایہ مجلہ میں مجلسی سرگرمیوں کے ساتھ نوجوانوں کے مناسب حال نہایت عمدہ علمی و تربیتی مضامین پیش کئے جاتے ہیں مجلس خدام الاحمدیہ کے اراکین کے علاوہ دیگر احباب کیلئے بھی خالد کا مطالعہ یقیناً بہت مفید ہوگا۔

سالانہ قیمت دس روپے ہے۔

(مینیجر ماہنامہ خالد۔ ربوہ)

عظیم الشان سفارش اور ماہنامہ الفرقان

حضرت میرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ نے ماہنامہ الفرقان کے متعلق تحریر فرمایا کہ:۔

"رسالہ الفرقان بہت عمدہ اور قابلِ قدر رسالہ ہے اور اس قابل ہے کہ اس کی اشاعت زیادہ سے زیادہ وسیع ہو کیونکہ اس میں تحقیقی اور علمی مضامین چھپتے ہیں اور قرآن کے محاسن پر بہت عمدہ طریق پر بحث کی جاتی ہے ...... مخیر اور مستطیع احمدی اصحاب کو یہ رسالہ نہ صرف زیادہ سے زیادہ تعداد میں خود خریدنا چاہیئے بلکہ اپنی طرف سے نیک دل اور سچائی کی تڑپ رکھنے والے غیر احمدی اور غیر مسلم اصحاب کے نام بھی جاری کرانا چاہیئے۔" (الفضل ۱۰ر جولائی ۱۹۵۹ء)

ماہنامہ الفرقان کا سالانہ چندہ پندرہ روپے ہے۔

(مینیجر الفرقان۔ ربوہ)

کپڑے کی مشہور دوکان
الفردوس
۸۵ ۔ بی انارکلی ۔ لاہور

الفردوس شال مرچنٹ

ہمارے ہاں ہر قسم کی گرم کشمیری کام دار شالیں ۔ زنانہ و مردانہ دھسّے اور گرم سوئیٹر تھوک و پرچون واجبی داموں پر دستیاب ہیں نیز ریڈی میڈ کرتے، شلواریں، سوٹ وغیرہ بھی ہر قسم مل سکتے ہیں۔

الفردوس شال مرچنٹ
۸۵ ۔ انارکلی ۔ لاہور

سونے اور چاندی کے اعلیٰ معیاری عروسی زیورات
نیز
مغلیہ دور کے کندن کے اعلیٰ ڈیزائن بنانے کیلئے
نیو راحت علی جیولرز
غلام احمد اینڈ برادرز ۔ اکبر بازار شیخوپورہ ۔ فون نمبر ۳۶۸۱
—— کو یاد فرمائیں

ہر قسم کی عمارتی لکڑی
دیودار، کیل، چیل ۔ پڑتل کے لئے ہمارے ہاں رجوع فرمائیں
سٹار ٹمبر
۵۳ ۔ فیروزپور روڈ —— بالمقابل تھانہ اچھرہ —— لاہور
فون نمبر —— ۴۱۰۶۱۷

ہر قسم کا
کاغذ، بکس بورڈ اور گتہ
بارعایت خریدنے کے لئے ہماری خدمات حاصل کیجئے اور دعا فرمائیے
مقبول پیپر مارٹ ۔ گنپت روڈ لاہور ۔ فون ۶۳۸۴۹
گھر: ملک عبد اللطیف ستکوہی ۔ فون ۶۲۵۱۶

جدید فیشن کے مطابق
سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات
اور چاندی کے خوشنما برتن ٹی سیٹ وغیرہ کیلئے
فرحت علی جیولرز
کمرشل بلڈنگ
شاہراہِ قائدِ اعظم لاہور
فون نمبر —— ۵۲۶۲۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حکیم حمید احمد اختر رجسٹرڈ طبیب درجہ اول

مطب

اپنی طبی ضروریات اور مخلصانہ مشورہ کیلئے تشریف لائیں! باہر کے احباب مفصل حالاتِ بیماری لکھ کر دوا اور مشورہ حاصل کر سکتے ہیں۔

اٹھرا۔ بانجھ پن۔ اعصابی کمزوری۔ کثرتِ پیشاب وغیرہ امراض کے متعلق لٹریچر خط لکھ کر حاصل کریں۔

مینجر المنار دواخانہ ربوہ

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ

کپڑے کا اعلیٰ مرکز

○ بنارسی ساڑھیاں ○ سوٹ ○ اہنگا سیٹ ○ گرم سوٹنگ اور

ملبوسات ہر قسم

لائل پور کی مشہور قدیمی دوکان

مراد کلاتھ ہاؤس

ریل بازار لائلپور۔ فون نمبر ۲۷۴۰ ۔ ۲۲۲۶۷

اگر کسی کیس میں

(۱) ادویات بے اثر ہونے لگیں۔

(۲) دواؤں کے بُرے اثرات ظاہر ہونے لگیں۔

(۳) یا کسی دوا کی عادت پڑنے کا خطرہ ہو

تو

اُس مرض کی

کیور —— CURE

سے بفضلہ تعالیٰ بیماری جڑ سے ختم ہو جائے گی۔ ۲۰۰ - ۱۰۰۰ - دس ہزار اور لاکھ طاقت کے چاند کیپسولز کی یکے بعد دیگرے مرض کے اسباب اور جراثیم وغیرہ کے خلاف مسلسل زوردار یلغار مذکورہ تینوں رکاوٹوں کو توڑ کر مریض کو شفاء سے ہمکنار کرتی ہے

PILES - بواسیر

ASTHMA - دمہ

DIABETES - ذیابیطس

وغیرہ

ہر قسم کی ضدی اور مزمن امراض کی کامیاب اور آزمودہ کیورز CURES کا لٹریچر ۲ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر حاصل کریں۔

ڈاکٹر صاحبان جدید میڈیکل سائنس، کیورٹیو سسٹم (Curative System) کا جملہ لٹریچر مُفت حاصل فرمائیں۔

کیورٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور۔ کراچی۔ راولپنڈی

ہیڈ آفس (ڈاکٹر راجہ ہومیو) ربوہ فون ۶۰۶

خالص

سونے چاندی کے زیورات

جدید ڈیزائنوں میں بنوانے

اور

خرید و فروخت کے لئے

نیز

الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ کی انگوٹھیاں دیدہ زیب ڈیزائنوں میں خریدنے کا اعلیٰ مرکز

پاک گولڈ سمتھ

میاں عبدالسلام عبدالمنان ناصر

عقب جمال بیکری۔ گولبازار۔ ربوہ

فون ۵۵

گورنمنٹ سے منظور شدہ

ٹیلیفون ۶۴۳۵۹

قائم شدہ سنہ ۱۹۲۰ء

پاکستان کے سب سے پُرانے باڈی بلڈرز

لائسنس نمبر ۱۲/۶۵

میسرز:۔ محمد اسمٰعیل اینڈ سنز

موٹر باڈی بلڈرز۔ ۱۶ کشمیر روڈ۔ راولپنڈی

بہترین اسٹیل بس باڈیاں ☆ وڈن اینڈ اسٹیل ٹرک باڈیز

پٹرول ٹینکرز —— واٹر ٹینکرز —— اسٹیشن ویگن

باڈی بنانے والا ادارہ

نصرت رائٹنگ پیڈ

آپ کی روزمرہ کی خط و کتابت کے لئے عمدہ کاغذ پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے علاوہ الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اشعار پر مشتمل نصرت رائٹنگ پیڈ کی ہر احمدی گھرانے میں ضرورت ہے۔

ملنے کا پتہ:۔ نصرت آرٹ پریس۔ گولبازار ربوہ

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کے لئے

پاک ٹمبر

۲۵۔ نیو ٹمبر مارکیٹ

راوی روڈ

لاہور

فون نمبر:۔ ۶۲۶۱۸

—— کو ہمیشہ یاد رکھیں ——

خالص شہد تازہ عرق

اور

عمدہ مربہ جات

نیز

اپنی جملہ طبی ضروریات کے لئے

دواخانہ خدمتِ خلق ربوہ

کو یاد رکھیں

جائیداد کی خرید و فروخت

ربوہ میں ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت کے لئے آپ کی سہولت کے پیشِ نظر ایک رجسٹرڈ ادارہ کھولا گیا ہے۔ اس باقاعدہ ادارے کا دفتر قومی مرکزی بچت بینک کے متصل دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے بالمقابل واقع ہے۔

ہمیں آپ اپنی خدمت کے لئے ہر وقت مستعد پائیں گے۔ ربوہ شہر اور مضافات میں نہایت مناسب داموں پر پلاٹس، مکانات اور زرعی زمین برائے فروخت موجود ہیں۔

احمد اسٹیٹس پراپرٹی ڈیلر رجسٹرڈ انس مارکیٹ ربوہ

احمدیہ ٹریول ایجنسی

امریکہ۔ ہالینڈ۔ مغربی جرمنی۔ ڈنمارک لندن۔ سوئٹزرلینڈ اور مڈل ایسٹ کے لئے ہوائی اور بحری رعائتی ٹکٹوں کی بکنگ

نیز

ویزا کے حصول کے لئے آج ہی رجوع فرمائیں

انڈس ٹریول سروس

ٹرانسپورٹ ہاؤس بالمقابل فلیٹی ہوٹل لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مشہور دواخانہ

مطب

اپنی جملہ طبّی ضروریات اور طبّی مشورہ کے لئے

ہمارے شفاخانہ اور مطب کی طرف رجوع کریں!

اوقات صبح ۸ بجے سے ایک بجے تک شام ۴ بجے سے ۸ بجے تک ہیں!

باہر کے احباب مفصّل حالاتِ بیماری لکھ کر مشورہ حاصل کر سکتے ہیں

حکیم عبد الحمید ابن حکیم نظام جان مرحوم

چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ - فون ۴۸۴۴

احمدی بھائیوں کی اپنی ایئرکنڈیشنڈ دوکان

نیو پاک جیولرز

۱۲- ذیلدار روڈ - اچھرہ - لاہور

فون :- ۴۱۰۹۷۴

احمدی بھائیو! اپنی بہو بیٹیوں کے لئے بہترین جڑاؤ و سادے زیورات خریدیں!

زیور کا زیور چیک کا چیک

کیونکہ

ہم اپنے زیورات کی واپسی پر بحساب ایک آنہ فی روپیہ کاٹ کر بازار کے بھاؤ کے مطابق قیمت واپس کر دیتے ہیں۔ اس کے علاوہ کسی بھی قسم کی کاٹ نہیں لیتے۔

نیز

سونے چاندی کی بہترین الیس اللہ بکاف عبدہٗ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں

سندھی و فینسی کوکے ہر وقت دستیاب ہیں

پروپرائٹر

میاں عظیم قادر اینڈ سنز

فون گھر: ۲۷۹۴۶ — فون آفس ۲۲۴۸۳

سفینہ انڈسٹریز لمیٹڈ

مقبول روڈ

لائل پور

امپورٹر — ایکسپورٹر

لون - وائل - پردہ کلاتھ - پاپلین - جاذبِ نظر

دیدہ زیب - ہر گھر کی پسند

آفس

منڈی گلی - ریل بازار - لائل پور

سیّدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی

معرکۃ الآراء تصنیف

دیباچہ تفسیر القرآن

یہ کتاب ایک عرصہ سے نایاب تھی۔ اس میں حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قرآن مجید کے پُر معارف حقائق، انوار و برکات اور اسلام کی بے مثال اعلیٰ اور مکمل تعلیم اور حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت کو نہایت عمدہ پیرایہ میں دلائل کے ساتھ پیش کیا ہے۔ یہ کتاب آفسٹ طباعت کے ساتھ اعلیٰ کاغذ پر شائع کی گئی ہے۔

ھدیہ فی جلد مجلد بائیس ۲۲ روپے صرف علاوہ محصولڈاک

اسکے علاوہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی کتب اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کا دیگر لٹریچر ہمارے ہاں سے طلب فرمائیں۔ فہرست کتب مفت حاصل کریں۔

الناشر:- الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ گولبازار ربوہ - ٹیلیفون ۴۸۱

پبلک پیپر اینڈ بک ایجنسیز (رجسٹرڈ)

بھوانہ بازار - لائلپور

فون ۲۲۳۱۹

پر

ہر قسم کی سٹیشنری اور کتب کی خرید کیلئے

تشریف لائیں

ہمارے ہاں ہر کتاب اور رجسٹر کی مضبوطی اور خوبصورتی کو قائم رکھنے کے لئے ہر سائز کا پلاسٹک کور تیار کرنے کا بھی انتظام ہے۔

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کے لئے

اپنے معروف ادارہ

گلوب ٹمبر کارپوریشن

(گورنمنٹ کنٹریکٹر)

۲۶- نیو ٹمبر مارکیٹ

راوی روڈ - لاہور پر

تشریف لائیے!

فون نمبر: ۶۰۲۲۰ / ۵۳۴۲۰ ❖ رہائش ۶۲۹۳۰ ❖ فیکٹری رچنا ٹاؤن ۷۱۰۷۰۰

احباب لکڑی کو دیمک سے محفوظ رکھنے کے لئے ہم سے رابطہ پیدا کریں

آپ کے گھر کی پہلی اور اہم ترین ضرورت

آپ کے گھر کے سب برتن - واش بیسن اور فرش کو صاف ستھرا، جاذبِ نظر اور جراثیم سے پاک کرنے کے لئے

سب سے عمدہ، سب سے سستا، چمکیلا

سٹیل - پیتل - چینی اور سلور کے برتنوں کے لئے بے مثال ہے۔!

اپنے شہر کے ہر جنرل سٹور سے خریدیں۔

تقسیم کنندگان:- چوہان برادرز - گوجرہ (لائل پور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
کامیاب علاج ہمدردانہ مشورہ
تبخیر معدہ، پرانی خارش و چنبل، بواسیر، دائمی قبض، نزلہ زکام
مردوں اور عورتوں کی خاص امراض
مطب ناصر دواخانہ۔ گول بازار ربوہ فون ۲۳۴

ہر قسم کا سامان سائنس و اچھی نرخوں پر خریدنے کیلئے
الائیڈ سائنٹیفک سٹورز
فون ۶۲۴۵۰
گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں!

سائیکل، ٹرائیسکل اور بچہ گاڑیاں مضبوط، خوبصورت اور ارزاں ملنے کا پتہ :- محبوب عالم اینڈ سنز۔ راجپوت سائیکل ورکس نیلہ گنبد لاہور